REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO PJGDP-3

جلد ۳۶
شمارہ ۵۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر ۱۹۰ روپے بذریعہ ہوائی ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء — ۳۱ فتح ۱۳۶۶ ہش — ۹ جمادی الاول ۱۴۰۸ ہجری

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں

● ۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

● ۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیران راہ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے مخلص اور نیک کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور جب تک خدا کی تقدیر ہے انہیں استقامت اور دلی بشاشت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین ÷

قادیان دارالامان میں

جماعت احمدیہ کے ۹۶ ویں جلسہ سالانہ کا روح پرور انعقاد

ملک کے دور دراز علاقوں سے شمع احمدیت کے پروانوں کا عظیم الشان روحانی اجتماع

● حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام ● علمائے سلسلہ کی دینی تحقیقی اور علمی تقاریر
● پر سوز اجتماعی دعائیں۔ عبادات و نوافل اور محبت و اخوت کے پُر کیف نظارے۔

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ مدراس۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے دائمی روحانی مرکز قادیان دارالامان کا چھیانوے واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۷ء بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اور اتوار نہایت درجہ روح پرور ماحول میں بہت ہی کامیابی سے منعقد ہوا۔ باوجود ملک کے نامساعد حالات کے امسال بھی ہندوستان کے طول و عرض سے شمع احمدیت کے پروانے روحانیت سے اپنی جھولیوں کو پُر کرنے کے لئے ان مبارک ایام میں اپنے روحانی مرکز میں والہانہ وار آ جمع ہوئے۔ انہوں نے اپنے اوقات ذکر الٰہی نوافل۔ عبادات کے التزام، دعاؤں درود شریف کے ورد اور علمائے کرام کی علمی و روحانی تقاریر سننے میں گزارے۔

یہ بات یہاں خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مختلف علاقوں، رنگ و نسل کے مختلف زبانیں بولنے والے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جس پیار و خلوص سے رہتے انہیں دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ گویا ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں جو ایک عرصہ کی جدائی کے بعد باہم ملے ہیں یہ پُر کیف نظارے آج دنیا کے کسی خطہ میں آپ کو نظر نہیں آئیں گے۔

پہلا دن ۔ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس ۱۸ دسمبر ۸۷ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان محترم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔

پرچم کشائی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پرچم احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی اس وقت تمام احباب احتراماً کھڑے رہے اور زیر لب یہ دعا پڑھتے رہے کہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

جوں ہی لوائے احمدیت جو فتح و نصرت کا نشان ہے اپنی پوری شان اور وقار کے ساتھ فضائے قادیان میں لہرانے لگا، جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر و دیگر نعروں سے گونج اٹھا

جلسہ سالانہ کیلئے نیک خواہشات کا اظہار

محترم ناظر صاحب امور عامہ کے نام ڈپٹی سیکرٹری صاحب گورنر پنجاب کا مکتوب

D.O. NO. PAB-34-87/30569
DATED. DECEMBER 17, 1987.

پیارے شری منیر احمد حافظ آبادی ناظر امور عامہ قادیان

آپ کی چٹھی نمبر 226/(A-G-87) 18-2 محررہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۷ء جس میں جناب گورنر صاحب پنجاب کو جماعت احمدیہ قادیان کے ۹۶ ویں سالانہ جلسہ میں ۱۸ دسمبر سے ۲۰ دسمبر تک کسی ایک دن شمولیت کی دعوت دی گئی ہے کے حوالے سے تحریر ہے کہ جناب گورنر صاحب کو آپ سب کے ساتھ اس اجتماع میں شامل ہو کر دلی مسرت ہوتی۔ مگر انہیں افسوس ہے کہ وہ ان ایام میں اپنی بعض پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث شرکت نہیں کر سکتے۔ تاہم انہوں نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا ہے۔

آپ کا مخلص
آر۔ ایس۔ سندھو
ڈپٹی سیکرٹری گورنر پنجاب

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔

پرچم کشائی کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روح پرور منظوم کلام نہایت وجد آفریں انداز میں سنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

افتتاحی تقریر:۔ نظم خوانی کے بعد صدر محترم نے جلسہ کی افتتاحی صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اِس بستی میں مبعوث ہونے والے اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ اور کامل شریعت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دفعہ پھر اس مرکز احمدیت میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ہمارا یہ اجتماع کسی دنیاوی غرض یا مقصد کے لئے نہیں ہو رہا ہے یہاں جمع ہونے کی ایک بہت بڑی غرض خدا تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کرنا، خدمت اسلام کی جو ذمہ داری جماعت پر ڈالی گئی ہے۔ اس کو ادا کرنے کے لئے قربانیاں پیش کرنا اور اپنی نسلوں کو اس کے لئے تیار کرنا ہے۔

ہمیں جلسہ سالانہ کے ان مقدس ایام میں اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ہم نے اس اہم ذمہ داری کو ادا کر دیا ہے۔ کیا ہم اپنی موجودہ رفتار کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جب ہم یہ جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ ہمیں اپنی کوششوں کو مزید تیز کرنا ہے اس کے لئے ہمیں دعاؤں سے مدد لینی چاہیے نیز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف اوقات میں جماعت کو جو ہدایات اور ارشادات صادر فرماتے ہیں ان کو پوری طرح عملی جامہ پہنانا چاہیے

محترم صاحب صدر نے بتایا کہ جب ہم دعوت الی اللہ کے کام میں منہمک ہوتے ہیں اور اس کی تحریک کرتے ہیں اور توجہ دلاتے ہیں تو اُس میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہیئے کہ سچی ہمدردی اور سچا پیار اس امر کا تقاضہ کرتے ہیں کہ جس کے پاس یہ روحانی نعمت اور دولت ہو کیا وہ اسے اپنی ذات تک محدود کر سکتا ہے۔ ما بشر فور ... میں تقسیم کرتے ہیں۔

آنمحترم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے مامور و مرسلین اور ان کی جماعتوں کو مخالفتوں اور آزمائشی دو ادوار میں سے نکال کر فتح و نصرت کے بلند مقام تک پہنچا دیتا ہے اور ان کے مخالفوں اور دشمنوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ یہی تاریخ آج دوہرائی جا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس بستی میں اکیلے تھے آپ کی ابتداء سے ہی مخالفت ہوتی رہی۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو خدا نے آپ کو اکیلے نہیں رہنے دیا ساری دنیا سے سعید روحیں پروانہ وار آپ کے گرد جمع ہوتی رہیں۔ ساری دنیا میں آپ کے متبعین پھیلتے رہے۔ اور آپ کے مخالفین اور دشمنوں کو ہلاکت اور ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔

پس خدا تعالیٰ کے لامحدود اور بے شمار احسانوں کو یاد کر کے اور شکر الٰہی کے جذبات سے اپنے قلوب کو معمور کر کے ہمیں اپنی اہم جماعتی ذمہ داریوں کو پورا کرتے چلے جانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ دنوں امریکہ اور کینیڈا وغیرہ ممالک کے طویل دورہ کے سلسلہ میں بے حد مصروفیت رہی ہے۔ بریں وجہ حضور اقدس کی طرف سے ہمیں اِس جلسہ سالانہ کے لئے کوئی تازہ پیغام موصول نہیں ہوا۔ تاہم پچھلے سال حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو پیغام ارسال فرمایا تھا۔ وہ اب بھی اپنے اندر تازگی لئے ہے۔ اس لئے میں اُسے دوبارہ احباب کے سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ چنانچہ وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔

"ہستی باری تعالیٰ"

اِس نشست کی پہلی تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کی عنوان بالا پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ فطرت انسانی کا اہم ترین سوال یہ ہے کہ اس کا ئنات کو پیدا کرنے والی، اس کی ربوبیت کرنے والی اور روحانی ترقیات بخشنے والی اگر کوئی ہستی ہے تو وہ کیسے ہے کیسی ہے۔ اور اس کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ان سوالات کا نہایت مدلل رنگ میں جواب دیتے ہوئے فاضل مقرر نے قرآن مجید کی مختلف آیات اور دیگر بیرونی ... مذہبی و تاریخی واقعات بیان کئے۔

اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے ہستی باری تعالیٰ کی ایک زبردست دلیل کے طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اقدس، آپؑ کی پیشگوئیوں اور اُن کے من و عن پورا ہونے کو بھی پیش فرمایا۔

"دعوت الی اللہ کے کامیاب ذرائع"

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت دو دعوتیں دنیا میں کام کرتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ اوّل طاغوتی دعوت۔ جو جھوٹ فریب ظلم اور گمراہی کی طرف بلاتی ہے۔ اس کے مقابل پر دوسری دعوت دعوت الی اللہ ہے جو اخلاق فاضلہ صبر ورضا۔ فنا فی اللہ اخلاص۔ ایمان اور کامیابی و کامرانی کے بارے میں ہے۔ اس تمہید کے بعد آپ نے دعوت الی اللہ کو کامیاب بنانے کے لئے قرآن مجید کے بیان فرمودہ متعدد کارگر ذرائع پر روشنی ڈالی۔

"موعود اقوام عالم"

اِس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپؑ نے بتایا کہ آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے ایک موعود اقوام عالم کے بارے میں تمام مذہبی کتب میں بے شمار پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ تمام پیشگوئیاں اور علامات ایک ہی شخصیت پر چسپاں ہوتی ہوئی ثابت ہوئی ہیں۔ اور یہ شخصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہوں نے امام مہدی، مسیح موعود، کرشن اوتار اور کلکی اوتار ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔

اس آخری تقریر کے بعد نظارتوں کی طرف سے چند اعلانات سنائے گئے اور صاحب صدر نے اس اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ:۔ جلسہ کی کاروائی اور تیاری نماز کے بعد احباب کرام مسجد اقصیٰ میں اور مستورات مسجد مبارک میں پہنچیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر ۹۹ سال پورے ہونے والے ہیں اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ خلافت میں جماعت کو یہ پروگرام دیا کہ جب جماعت اپنی سو سال کی عمر پوری کرنے لگی تو جماعت کی طرف سے صد سالہ جشن منایا جائے گا۔ یہ جشن دنیاوی طریقہ پر نہیں ہوگا بلکہ خدا کے عاجز اور خدا کے پیار کرنے والے بندوں کا جشن ہوگا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ صد سالہ جوبلی کے منصوبہ کے تحت دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات، منتخب احادیث منتخب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیغام کا ایک صد زبانوں میں ترجمہ شائع کرانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اسی طرح وسیع پیمانے پر پبلک جلسے منعقد کرنے کا بھی پروگرام طے کیا گیا ہے۔ ان تمام باتوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دعوت اِلی اللہ کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی ضرورت ہے اِس ضمن میں آپ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات بھی جماعت کے سامنے رکھے۔

پہلا دن ۔ دوسرا اجلاس

بعد نماز جمعہ و عصر ٹھیک ۱۲ بجے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی مکرم سید فضل احمد صاحب سابق آئی۔ جی آف پولیس بہار کی زیر صدارت محترم حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔

مکرم سفیر احمد صاحب شمیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس

"تقویٰ اللہ"

اِس نشست کی پہلی تقریر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی مندرجہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم، حدیث نبویؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں بتایا کہ تقویٰ کا اصل مقام انسان کا دل ہے دل کی صفائی اور خلوص اور دل کا حلیم اور سلیم ہونا ہی انسان کو متقی بنا دیتا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد انبیاء کرام کا یہ قول ریکارڈ کیا گیا ہے کہ فاتقوا اللہ واطیعون یعنی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اسی صورت میں کامل ہو سکتا ہے کہ وقت کے رسول اور اس

قائم کردہ نظام کی کامل اطاعت کی جائے فاضل مقرر نے دلائل سے ثابت فرمایا کہ قرآن کریم میں کامل متقی کی جو تعریف کی گئی ہے اس کا عملی ثبوت جماعت احمدیہ ہے۔ آپ نے عائلی زندگی، مالی امور تربیتی امور میں تقوی کی ضرورت اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔

"احمدیت کا پیدا کردہ روحانی انقلاب"

اسی عنوان پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقریر کی آپ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر فرمانے کے بعد عقائد اور عملی میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ عظیم الشان روحانی انقلاب کو شاندار انداز میں پیش فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ تحریک احمدیت نے دنیا کو ایک زندہ اور سمیع و بصیر خدا سے روشناس کروایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام کو پیش کیا نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ قرآن مجید کی قوت قدسیہ غیر معمولی ہے۔ جس پر عمل کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر ... احمدیت کے شاندار مستقبل کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں بیان فرما کر ختم کی۔

محترم مولانا کی تقریر کے بعد مکرم سید عبد النقی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام پُر اثر انداز میں پڑھ کر سنایا جس کا پہلا شعر یہ تھا کہ ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

"تحفظ ختم نبوت کی علمبردار جماعت احمدیہ"

اس نشست کی آخری تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کی قائل اور معتقد ہے منکر نہیں۔ اس عقیدہ میں جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان لفظی نزاع اور اختلاف کے باوجود کئی پہلوؤں میں اتفاق ہے۔ جنہیں نظر انداز کرنے کی وجہ سے عامۃ المسلمین غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید میں قرآن مجید و احادیث اور اقوال بزرگان کے کئی حوالے پیش فرمائے اور ان کی روشنی میں ختم نبوت کی حقیقت روز روشن کی طرح ثابت فرمائی۔

اس کے بعد چند اعلانات ہوئے جس کے ساتھ ہی پہلے روز کے دوسرے اجلاس کے ختم ہونے کا صاحب صدر نے اعلان فرمایا۔

دوسرا دن ۔ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔

سب سے پہلے محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم سید کلیم الدین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح

ترنم سے سنایا اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

"صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے نشانات کسوف و خسوف"

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر علم ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اس تقریر کا مرکزی نقطہ حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس میں حضورؐ نے یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے امام مہدی کے وقت میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ کی مخصوص تاریخوں میں گرہن لگیں گے جو امام مہدی کے لئے بطور نشان ہوں گے فاضل مقرر نے ان عظیم الشان علامتوں کے بارے میں بائیبل، پُران اور اقوال بزرگان میں جو پیشگوئیاں تھیں ان کو بیان فرما کر ۱۸۹۴ء کے ماہ رمضان میں سورج اور چاند کو مقررہ تاریخوں میں جو گرہن لگے تھے ان کا ذکر فرمایا۔ نیز سائنس اور علم ہیئت کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقررہ تاریخوں میں یہ نشانات جو ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہیں۔

"سیرت حضرت مسیح موعودؑ"

اس نشست کی دوسری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید و مؤلف اصحاب احمد کی ہوئی آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوی سے پہلے اور دعوی کے بعد کی زندگی کی سیرت کا کچھ حصہ نہایت ایمان افروز واقعات پر مشتمل بیان فرمایا۔

محترم ملک صاحب نے حضور اقدس علیہ السلام کے دعوے کے بعد کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک نبی کی زندگی کی چند ممتاز باتیں یہ ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اہم و سیع اثر رکھنے والی باتوں کے بارے قبل از وقت اطلاع دیتا ہے اور وہ نہایت شان سے پوری ہوتی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اور وہ عند اللہ مقبول ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے دین کے لئے غیر معمولی غیرت رکھتے ہیں۔ اس تعلق میں فاضل مقرر نے بعض نہایت ایمان افروز اور دل و دماغ کو معطر کرنے والے کئی واقعات بیان فرمائے۔

اس تقریر کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ؎

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

"حضرت امام مہدیؑ اور سکھ مذہب کی پیشگوئیاں"

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد کی ہوئی۔ آپ نے سکھوں کی مذہبی کتب میں موجود آخری زمانہ کے گمراہ کن حالات اور مبعوث ہونے والے مصلح اعظم کے بارے میں پیشگوئیاں بیان کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو ان تمام پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیا اور بطور ثبوت حضور علیہ السلام کے اس اعلان کو پیش کیا کہ

"جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جس سے زمین پُر ہو گئی ہے آیا ہوں" (لیکچر سیالکوٹ)

"غیر ملکی زائرین کے تاثرات"

اس کے بعد غیر ملکی زائرین کے تاثرات بیان کرنے کا پروگرام تھا سب سے پہلے TRINIDAD سے آئے ہوئے مکرم طالب یعقوب صاحب نے اپنے تاثرات پیش کئے موصوف نے اس مقدس جلسہ میں شرکت کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد بتایا کہ میں اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہا ہوں تا بطور مبلغ اپنے ملک جا کر فرائض تبلیغ ادا کر دوں۔ ہمارے ملک میں سب سے پہلے ۱۹۵۱ء میں مبلغ اسلام مولانا محمد اسحاق صاحب ساقی تشریف لائے۔ آج ٹرینیڈاڈ میں پانچ صد کے قریب احمدی ہیں اور جماعت کی تین مساجد ہیں۔ وہاں کے موجودہ حالات یہ بتا رہے ہیں کہ لوگ جوق در جوق اسلام قبول کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد ڈنمارک کے مکرم ابراہیم لوم ہالٹ صاحب نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خاکسار کو خدا تعالیٰ نے تیرہ سال قبل احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی تھی۔ میں نے اپنی زندگی اسلام کے لئے پانچ سال پہلے وقف کی ہے۔ پچھلے ۲½ سال سے لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر دینی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ڈنمارک کے دارالحکومت میں ایک خوبصورت مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کیا گیا ہے۔ اور جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔

اس تقریر اور چند اعلانات کے بعد دوسرے دن کی پہلی نشست خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن - دوسرا اجلاس

ظہر و عصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر جلسہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر عزیزم مخدوم شریف حافظ متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔

"احمدیت یعنی حقیقی اسلام"

اس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر خاکسار محمد عمر کی ہوئی خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا کوئی بھی

عقیدہ ایسا نہیں جو غیر اسلامی ہو بلکہ اس کے وہی عقائد ہیں جو قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے ہیں۔

اس ضمن میں خاکسار نے خدا، فرشتے قرآن مجید اور انبیاءؑ، کے بارے میں مسلمانوں کے غلط اور غیر اسلامی عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو صحیح عقائد قرآن و احادیث کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش کئے تھے تفصیل سے بیان کئے اور جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کے متعلق مختلف پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

"سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم"

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و ناظر دعوۃ و تبلیغ کی عنوان بالا پر ہوئی۔ موصوف نے اسلام سے قبل غربا و مساکین کی نہایت افسوسناک اور دردناک اور نہایت بھیانک زبوں حالی کا نقشہ کھینچنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے ذریعہ اُن میں جو عظیم الشان انقلاب اور ارتقاء پیدا ہوا اس کا دلنشین انداز میں ذکر فرمایا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں عدالتی، قضائی اور قومی امور میں عدل و انصاف کا میزان قائم کیا وہاں سوشیل اجتماعوں اور تمدنی معاملات میں بھی عدم توازن کو درست فرمایا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ارشاد ربانی کے مطابق چونکہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لئے بلا امتیاز امیر و غریب انہیں آپس میں اس طرح رہنا چاہیئے جس طرح ایک بھائی دوسرے بھائی کے ساتھ رہتا ہے ان کا سوشیل اجتماعوں اور تمدنی معاملات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک ہونا چاہیئے

محترم صاحبزادہ صاحب کی اس روح پرور اور بصیرت افروز تقریر کے ساتھ ہی یہ نشست بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن - پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری دن کا پہلا اجلاس مورخہ $\frac{12}{28}$ ۸۷ کو صبح دس بجے محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی صدارت میں مکرم جلال الدین صاحب آف سانڈھن کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔

"حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں"

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اڑلیسہ کی ہوئی۔ آپ نے قرآنی آیت عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول کی تلاوت کرنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء کے لئے یہ عظیم شرط رکھی ہے کہ انہیں غیب کی خبروں پر ایسے رنگ میں اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مستقبل کے بارہ میں پیشگوئی کر سکیں۔ اس معیار صداقت کی بنیاد پر فاضل مقرر نے اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی متعدد اہم پیشگوئیاں بیان کیں جو اب تک پوری ہو چکی ہیں یا مستقبل قریب میں رونما ہونے والی ہیں اور ان کے آثار واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔

"موجودہ دور کے اقتصادی مسائل اور ان کا حل اسلام میں"

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے سابق انسپکٹر جنرل آف پولیس بہار کی مذکورہ عنوان پر انگریزی زبان میں ہوئی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے اقتصادی اور مالی تصادم اور بدامنی کا نقشہ کھینچنے کے بعد اس ضمن میں بعض سکالرز اور مفکرین کے حوالہ جات پیش کئے اور پھر ان پر وضاحت سے روشنی ڈالی ان مسائل کے حل کے لئے اسلام جو تعلیمات پیش کرتا ہے۔

اس کے بعد مکرم ریحان احمد صاحب ظفر قادیان نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

"مالی قربانی میں تقویٰ کی اہمیت"

اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی ہوئی آپ نے بتایا کہ مذاہب میں خلوص دل کے ساتھ کی جانے والی کسی بھی قربانی کو بڑی ہی عزت و عظمت حاصل ہے۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا قیام انوار محمدی کو اجاگر کرنے، دین اسلام کو زندہ کرنے اور اسلامی قدروں کو قائم کرنے کے لئے ہوا ہے۔ اور آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے رہا ہے کہ وہ دین اسلام کی خدمت اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرے۔

آپ نے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی نہایت شاندار تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اس مقام پر پہنچ گئی ہے کہ اس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوگا۔

اس تقریر کے بعد دہلی سے تشریف لائے ہوئے ایک غیر احمدی دوست مکرم میر حمید الحق صاحب نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ بعدہ مکرم محمد رفیق صاحب نے امریکہ اور خاکسار نے سری لنکا کی جماعتوں کی سرگرمیوں اور کامیابیوں کا مختصر طور پر تذکرہ کیا اس کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کی آخری نشست

جلسہ سالانہ کی آخری نشست بعد نماز ظہر و عصر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

مکرم حافظ قاری محمد احمد صاحب آف جالندھر کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزم رفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

"موجودہ دور مظلومیت میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار"

اس موضوع پر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تقریر ان کی علالت طبع کی وجہ سے مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی نے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے بتایا کہ مظلومیت خدا تعالیٰ کے انبیاء اور مرسلین کی سنت اور الٰہی سلسلوں کا مقدر ہے۔

اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ بھی وہی ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک کیا جا رہا ہے جو حق و صداقت کے دشمنوں نے ازل سے جاری کیا ہوا ہے۔

فاضل مقرر نے پڑوسی ملک، پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جاری کئے گئے ظالمانہ آرڈیننس اور اُس کے ردعمل کے طور پر وہاں بھی جماعت پر ڈھائے جانے والے مظالم کی دردناک داستان سنائی اور اس کے بالمقابل، اکناف عالم میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے بے شمار فضل و کرم اور احسانات کا نہایت ایمان افروز انداز میں تذکرہ کیا۔

"جماعت احمدیہ اور قومی یکجہتی"

اس جلسہ کی دوسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی ہوئی آپ نے بتایا کہ ایک طرف دنیا سائنس اور ٹیکنولوجی میں ترقی کر رہی ہے۔ تو دوسری طرف دنیا میں بے چینی اور بدامنی پھیلتی ہوئی ہے۔ خود ہمارے اپنے ملک میں کبھی زبان کے نام پر کبھی مذہب کے نام پر اور کبھی کسی اور وجہ سے کہ فسادات کا بازار گرم ہو رہا ہے جسے دور کرنے کے لئے مختلف کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ مختلف منصوبے بنائے جاتے ہیں لیکن "مرض بڑھتا رہا جوں جوں دوا کی" کے مصداق منفی نتائج ہی برآمد ہو رہے ہیں۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور قومی یکجہتی اور باہمی رواداری نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کوئی انتظام نہ ہو۔

اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس کی ہر تعلیم بین الاقوامی اور عالمگیر ہے۔ اسلام جو خدا پیش فرماتا ہے وہ رب العالمین ہے اور خدا نے اپنے مامور و مرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین قرار دیا اور جو کتاب اور شریعت آخری زمانہ تک نازل ہوئی اُسے ذکر للعالمین قرار دیا آپ نے دوران تقریر اس پر آشوب اور ہلاکت آفریں زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر فرمایا۔ اور قومی یکجہتی کی ضامن اسلامی تعلیمات کو وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا۔

الوداعی خطاب و شکریہ

جلسہ سالانہ کی آخری تقریر الوداعی خطاب کے طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانوں میں سے ایک عظیم احسان یہ بھی ہے کہ اُس نے ہمیں اس زمانہ کے مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس بستی میں جمع

ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور اس کے دین کی خدمت کے جذبات لے کر یہاں جمع ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

آپ نے فرمایا کہ یہ زمانہ امن و آشتی پیار و محبت کے پیغام کو بہت زیادہ پھیلانے کا زمانہ ہے اس۔ لئے کہ آج دنیا میں ان ہی چیزوں کی بہت زیادہ کمی نظر آرہی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اور آپ کے اسوہ حسنہ کو دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے اسی عظیم مقصد کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے مقام کو سمجھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے قیام کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ ایک سال کے عرصہ میں جو احمدی افراد وفات پا جائیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اس ضمن میں موصوف نے سال رواں کے دوران وفات پانے والے ہندوستان کے موصی احباب و مستورات کی فہرست پڑھ کر سنائی تاکہ اجتماعی دعا کے وقت ان کے حق میں دعا کی جائے۔

اس کے بعد تین افراد کی بیعت کا اعلان بھی کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں حکومت ہند، حکومت پنجاب، حکام ضلع محکمہ بجلی، پولیس، میونسپلٹی اور شہر کی پبلک کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا اور آنمحترم نے اپنی تقریر میں پنجاب کے بدامن حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان حالات میں بھی جماعت احمدیہ نہایت اطمینان اور سکون کی زندگی گذار رہی ہے۔ اس لئے کہ ہم انسانی قلوب میں پیار اور محبت پیدا کرنے کے لئے قائم ہوئے ہیں ہماری طرف سے کسی کی بھی کسی قسم کی بھی دلآزاری نہیں ہوتی حکام کو اس بات کا علم ہے جماعت احمدیہ کا صد سالہ ریکارڈ ان کے پاس ہے۔ پچھلے سالانہ جلسوں کی روئیدادیں ان کے سامنے ہیں

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ بیرونی ممالک کے مہمانوں کے جلسہ میں شرکت کے لئے آنے کی اجازت حکومت ہند کی طرف سے دی گئی تھی لیکن یہ اجازت نامہ تاخیر سے ملنے کی وجہ سے صرف دو تین غیر ملکی مہمان آسکے۔

ہم حکومت ہند سے توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ وہ اس بات کا خیال رکھے گی۔ اور غیر ملکیوں کے پنجاب میں داخلے کا اجازت نامہ دو تین ماہ قبل ہی دیا کرے گی تاکہ سہولت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزند اپنے مقدس مقامات کی زیارت کرنے کا انتظام کر سکیں

خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ احباب جانتے ہیں کہ صد سالہ جوبلی کا سال شروع ہونے میں ایک صرف ایک سال باقی رہ گیا ہے۔ اس ایک سال کے عرصہ میں ہمیں صد سالہ جوبلی کے لئے عظیم الشان تیاریاں کرنی ہیں۔ قرآن مجید کی منتخب آیات ایک صد منتخب احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منتخب ملفوظات اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کو دنیا کی ایک سو زبانوں میں ترجمہ کر کے اکناف عالم میں پھیلانا ہے۔ اس کے لئے احباب نے مختلف قربانیاں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین سمیت ایک لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی ۱۹۸۷ء کا یہ عظیم الشان روحانی اجتماع بفضلہ تعالیٰ نہایت درجہ خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

دیگر پروگرام

:- جلسہ سالانہ کے مقدس ایام میں اجلاسات کے علاوہ جو اجتماعی پروگرام ہوئے ان کی مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

● - مورخہ ۱۹ ردسمبر بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی بقاء نسل کے لئے شادی بیاہ کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی سنت قرار دیا ہے۔ اس پہلو سے ایک مومن کے لئے حضور اقدس علیہ السلام کے اُسوہ حسنہ کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ نکاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی وہ آیات منتخب فرمائیں جن میں لڑکی لڑکے اور ان دونوں کے خاندانوں کی ذمہ داریاں اور آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پس اگر نکاح کے لئے تقویٰ کو مدنظر رکھا جائے تو ازدواجی زندگی کامیاب ہو جاتی ہے۔ دین اور تقویٰ اور اخلاق حمیدہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ میاں بیوی کے دلوں میں الفت اور پیار پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ ہماری جماعت کے سو سال پورے ہونے تک ہماری عائلی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے۔ اس کی ذمہ داریاں ماں باپ دونوں پر ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی پاک نسل عطا فرمائے جو دینی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے معمور کر دے آمین۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فریقین سے ایجاب و قبول کرایا۔

● - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ تعلیمی منصوبہ کے تحت پچھلے کئی سالوں سے جلسہ سالانہ کے دوران یونیورسٹی اور کالجوں کے آخری امتحانوں میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو تمغہ جات دیئے جاتے رہے ہیں۔

اس کے مطابق مورخہ ۲۸ دسمبر جلسہ کے آخری اجلاس میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم نے اعلان کیا کہ ۱۹۸۴ء میں کشمیر یونیورسٹی سے کشمیری زبان میں M.A. کے امتحان میں اوّل پوزیشن مکرم مظفر احمد صاحب ٹاک ولد مکرم غلام نبی صاحب ناظر ساکن یاری پورہ اسلام آباد کشمیر نے حاصل کی ہے۔

اس اعلان کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے مکرم مظفر احمد صاحب کو گولڈ میڈل عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

● - خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی قادیان کے مضافات آندھرا پردیش کے علاقہ ورنگل۔ بنگال آسام اور علاقہ راجستھان میں بیسیوں افراد کو مشرف احمدیت ہونے کی توفیق ملی تھی۔ مورخہ ۲۰ اور ۲۱ دسمبر کو بعد نماز فجر ان نومبائعین کا تعارف کروایا گیا اور اس سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے گئے۔

● - ان مقدس ایام میں مورخہ ۱۶ دسمبر سے لے کر ۲۱ دسمبر تک مندرجہ ذیل علماء کرام کو تہجد کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔ محترم حکیم محمد دین صاحب محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل۔ محترم حافظ قاری نواب احمد صاحب گنگوہی

اسی طرح ان مبارک ایام میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو بعد نماز فجر مختلف تربیتی موضوعات پر درس دینے کی توفیق ملی محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل، محترم

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو"
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ ص ۴۸

پینکو گروپ ... مینوفیکچررز ... بندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- GLOBEXPORT

مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل، محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب، خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے اس بابرکت روحانی اجتماع کو دور رس نتائج کا حامل بنائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے متبعین کو اس سے روحانی طور پر مالامال کرے آمین۔

قرارداد تعزیت

بر وفات محترم سید احمد صاحب ناصر خلف حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ

ہم ممبران مجلس عاملہ یو کے محترم سید سید احمد صاحب ناصر کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی وفات ۵۸ سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ ایک فرشتہ سیرت باپ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے بیٹے تھے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ ہماری حضرت چھوٹی آپا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سگے بھائی تھے۔ آپ کی شادی مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی صاحبزادی محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ سے ہوئی تھی۔ مرحوم بہت نیک انسان تھے اور جہاں بھی اپنے کام کے سلسلہ میں رہے جماعت سے مضبوط تعلق رکھتے تھے۔ قریباً سترہ سال نیروبی میں گزارے جہاں پہلے بطور ٹیچر پھر ایک پرائیویٹ کمپنی .A.C.I میں کام کرتے رہے جماعت کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے رمضان میں درس دیا کرتے تھے اور جلسوں پر تقاریر کیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وہاں کچھ پراپرٹی کی دیکھ بھال کے لئے ان کو مقرر فرمایا ہوا تھا۔ ۶۹ء سے کراچی میں "SUZUKI" میں کام کرتے تھے اور یہاں بھی سلسلہ کی متعدد خدمات انجام دیں۔ مجلس انصار اللہ کراچی کے زعیم اعلیٰ کے عہدہ پر فائز رہے۔ نہایت خوش مزاج دوست نواز مہمان نواز اور غریبوں کی مدد کرنے والی خوش اخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ کمپنی کے کام ٹوکیو گئے ہوئے تھے کہ وہیں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

آپ نے پیچھے اپنی بیوہ۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں ان کے بڑے بیٹے واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنی رضا والی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات کی بلندی فرمائے۔ نیز ان کی بیوہ اور بچوں کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا سایہ ہمیشہ ان کے شامل حال رہے آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ یو کے۔

قرارداد تعزیت

بر وفات مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق درویش ربوہ ...

ہم اراکین مجلس عاملہ یو کے مکرم و محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف ربوہ (مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم یو کے کے خسر) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥۔

آپ کی وفات ۸۱ سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوئی۔ آپ اس سال جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے لندن تشریف لائے ہوئے تھے اور پھر جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد اپنے بچوں کو ملنے سویڈن اور ناروے بھی گئے۔ لندن میں ان کے بیٹے مکرم خالد اختر احمد صاحب اور بیٹی محترمہ ناصرہ رشید صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ لندن) رہتے ہیں قادیان میں ان کی ایک بیٹی مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش کی بیوی ہیں جو ملک کی تقسیم کے بعد سے لے کر اب تک وہاں مقیم ہیں۔ آپ نے تین بیٹے اور گیارہ بیٹیاں پیچھے چھوڑی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب ملٹری میں بھی رہے اور ملٹری کراس ان کو دیا گیا۔ ملکی تقسیم سے پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کشمیر ڈسپنسری جاری کرنے کے لئے بھیجا تھا اور وہاں ایک عرصہ تک اس میدان میں خدمات بجالاتے رہے۔ قادیان میں بطور درویش قریباً دس سال کا عرصہ گزارا اور مخلوق خدا کی بطور ڈاکٹر خدمات بجالاتے رہے۔ ربوہ آکر ایک عرصہ فضل عمر ہسپتال میں خدمت بجالاتے رہے۔ بعد میں صحت کی کمزوری کی بناء پر ہسپتال سے ریٹائر ہوئے اور پھر کئی سال گول بازار ربوہ میں اپنی سرجری میں خدمت خلق بجالاتے رہے۔ یہ سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔ تاریخ احمدیت کی چودہویں جلد میں آپ کا ذکر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنی رضا والی جنتوں میں داخل فرمائے۔ اور درجات کی بلندی فرمائے آمین نیز مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے نیک کاموں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یو کے

پروگرام برموقع پچاس سالہ جشن مجلس خدام الاحمدیہ

برائے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جیسا کہ خدام بھائیوں کو علم ہے کہ بانیٔ خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۴ر فروری ۱۹۳۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو قائم فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے آئندہ سال یعنی ۴ر فروری ۱۹۸۸ء میں مجلس کے قیام پر پچاس سال کا عرصہ مکمل ہو رہا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں۔ جن پر عمل کر کے مجالس دفتر مرکزیہ کو رپورٹ کریں۔ یاد رہے کہ گولڈن جوبلی کے پروگراموں کو احسن رنگ میں منانے والی مجالس کو لائحہ عمل کے معیار انعام خصوصی میں شامل کر کے اجتماع کے موقعہ پر انعام دیا جائے گا۔ (۱) ۔ اس دن تمام مجالس بھارت اپنے اپنے ہاں نماز تہجد کی ادائیگی کریں اور غلبۂ اسلام کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ (۲) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیغام ارسال فرمانے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ اگر یہ پیغام

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ترجمہ

صحائف قمران

مرسلہ محترم چوہدری محمد ادریس صاحب ایم اے ای ڈی ایس مقیم کنگسٹن کینیڈا۔

"قریب چالیس سال قبل اتفاقاً" بحیرہ مردار کے شمالی ترین حصہ کے قریب قمران کے نزدیک چند غاریں دریافت ہوئی تھیں ان کے نتیجہ میں تاریخ اور بائیبل کے مطالعہ کے سلسلہ میں بے مثال انکشافات ہوئے ہیں یہ غاریں بحیرہ مردار کے شمالی ترین حصہ کے قمران کی غاروں میں سے گیارہ غاریں ہیں وہ مسودات پائے گئے ہیں جو کہ وفات مسیح کے ایک صدی قبل اور وفات مسیح کے دو صدی بعد کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مجموعہ کا نام "بحیرہ مردار کے لپیٹے کاغذات" (Dead sea scrolls) ہے ایک یہودی فرقہ جو کہ ایسی نیز (Essenes) کے نام سے موسوم تھا کی لائبریری کبھی انہیں مسودات پر مبنی تھی۔ اس دریافت سے قبل ایسی نیز کے فرقہ کے بارہ میں چنداں علم نہ تھا۔ البتہ ان کے متعلق مختصر سا ذکر ایک رومن مصنف پلائینی نے کیا ہے پلائینی کے مطابق یہ لوگ قمران کے علاقہ کے اردگرد رہتے تھے اسی مصنف کا یہودی ہمعصر مورخ "فلاویس جوزافیس" نے ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ اس وقت کے یہود کے چار معروف ترین مکاتیب فکر میں سے ایک یہ بھی فرقہ تھا تین مکاتیب فکر یعنی فریسی، صدوقی اور مجذوب کا ذکر انجیل میں قدرے تفصیل سے یا قدرے اختصار سے مل جاتا ہے۔ تاہم عہد نامہ جدید میں ایسی نیز کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے ظاہرہ طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی نیز کے لوگ کھیتی باڑی کرتے تھے اور خیموں میں رہائش رکھتے تھے قمران میں انہوں نے بعض عمارات بنائی ہوئی تھیں۔ جن میں وہ تواتر کے ساتھ عبادت یا کھانے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے۔ اکٹھے ہونے کا مقصد مقدس کتب کی حالت کو بحال قرار رکھنا یا پھر ان کی نقول تیار کرنا بھی ہوتا تھا۔ وہ اپنے اموال کو مشترکہ طور پر استعمال کرتے تھے۔ لیکن تاجرانہ لین دین سے باز رہتے تھے اور حتی المقدور اپنے اردگرد کے معاشرہ سے الگ تھلگ رہنے کو پسند کرتے تھے۔

ماہرین آثار قدیمہ نے اس بات کا پتہ لگایا کہ ان عمارات کی تعمیر وفات مسیح سے قبل دوسری صدی کے نصف کے اردگرد ہوئی ہوگی یہ وہی جگہ ہے جہاں پر قریب چار صد سال قبل ایک اسرائیلی قلعہ ترک کر دیا گیا تھا۔ وفات مسیح سے اکتیس سال قبل ایسی نیز ایک سخت زلزلہ کی وجہ سے قمران کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے کوئی چالیس سال بعد انہوں نے واپس آن کر اپنے مرجع کو از سر نو تعمیر کیا۔

وفات مسیح کے اڑسٹھ سال بعد تک ایسی نیز اپنے دیہاتی اور پاکیزہ طریق سکونت پر کاربند رہے لیکن اس کے بعد ان کی سرزمین ایک میدان جنگ میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔ یہ جنگ بنی اسرائیل کی طرف سے روم کی روک تھام کے لئے کی گئی تھی۔ اس دوران ہی لپیٹے کاغذات یعنی تحریرات کو نزدیکی غاروں میں منتقل کر دیا گیا تاکہ انہیں ہر قسم کی خرد برد سے محفوظ رکھا جائے۔ قمران کی عمارات کو نذر آتش کر دیا گیا اور ان کی جگہ رومی فوج کا پڑاؤ بن گیا۔

اس بات کا علم لگانا بہت مشکل ہے کہ انیس صد سال کے دوران اس مجموعہ مسودات کا کس قدر حصہ ضائع ہو گیا ہوگا۔ لیکن پھر بھی ایک کثیر حصہ بازیافت ہو ہی گیا ہے۔ اب تک قریباً چالیس ہزار مسودات یا ان کے اجزا کا پتہ لگ چکا ہے۔ تحقیقات کی رو سے یہ سب بالصد انفرادی کتب کے حصے ہیں بعض تو بالکل مکمل ہیں حتیٰ کہ ایک میں آئی زایا کا پورا باب مندرج ہے۔ لیکن دوسرے ایسے بھی ہیں جن کی حصوں بخروں میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے شناخت کرنا تک ہی امر محال ہے۔

یہ مجموعہ کتب عہد نامہ عتیق اور اس کے کچھ منحرف پاروں پر مشتمل ہے مزید براں اس میں ایسی نیز کی کتب کا بھی شمار ہے۔ مثلاً بائیبل پر تبصرہ و کیلنڈرز۔ علم نجوم کی اشکال۔ گیتوں کا مجموعہ (جو عبادت کے لئے موزوں ہے)

اسی طرح کئی دوسری اہم تحریرات بھی اسی مجموعہ کا حصہ ہیں جن سے اس وقت کے طرز تحریرات تاریخ فہمی اور مستقبل سے وابستہ توقعات کا علم ہوتا ہے۔

اس وقت بنو اسرائیل کے کئی فرقے تھے جن میں سے ایسی نیز کے بارہ میں مزید معلومات بڑی دلچسپی کا باعث ہیں۔ نہ صرف یہودیوں بلکہ مسیحیوں کے بارہ میں بھی معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے بائبل کی بعض کتب کی کاپیاں اور ان کتب کے بعض حصوں پر ایسی نیز کے تبصروں کی کتب کا شمار قریباً ایک ہزار سال پرانی دستاویزات میں ہوتا ہے۔ یہ اس وقت کے سب سے پرانے عبرانی مسودات سے بھی پرانی ہیں۔ جو کہ "سیلڈوری یکمہ عہد نامہ عتیق" کے نام سے معروف ہیں۔ بہ الفاظ دیگر اب ہم مینڈوری تک میں جو میز مکمل یا غلط باتیں درج ہیں ان کا مواخذہ کر سکتے ہیں بعض حصے صحائف قمران سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لیکن دوسرے کچھ ایسے حصے بھی ہیں جو صحائف کے متضاد ہیں۔ بائبل کے علماء کے لئے مشکل الفاظ یا ادق حصوں کی تشریح کرنا اب کہیں آسان ہو گئی ہے۔ صحائف قمران کے ذریعہ علماء کے لئے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ وہ عہد نامہ عتیق کے لاطینی زبان میں ترجمہ کے بارہ میں رائے قائم کر سکیں۔ یہ ترجمہ سیپٹاجنٹ (Septuagint) کے نام سے معروف ہے اور اس کی تکمیل اسی وقت ہوئی جب کہ ایسی نیز نے اپنی کمیونٹی بنائی۔ لاطینی میں عہد نامہ عتیق ہی مسیحیوں کی پہلی بائیبل ہے اور آج بھی کئی قسم کے ترجموں میں مقدس کتب کے طور پر مستعمل ہے تاہم لاطینی اور عبرانی عہد ناموں میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ قمران میں جو عبرانی زبان میں مسودات ملے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ کس طرح کیا گیا۔ اور اسی طرح اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ ابتداءً عبرانی عہد نامے جن پر لاطینی ترجمہ کی بنا ہے سے کس طرح سے مختلف تھے۔ قمران کی غاروں میں سے لاطینی زبان میں عہد نامہ کا ترجمہ بھی ملا ہے جو کہ وفات مسیح سے ایک صدی قبل کا ہے۔ بحیرہ مردار کی لپیٹی تحریرات پر بہت تحقیق کا کام ہو چکا ہے۔ جس کی ضخامت وقت کے ساتھ ساتھ بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک جرمن عالم کرسٹو فر برق بارڈ نے ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۲ء کے دوران تیار ہونے والی کتب اور مضامین کی فہرست تیار کی ہے جس کے مطابق اب تک کل تعداد چار ہزار چار صد بیس تک پہنچ گئی ہے ایک ہزار سات صد تیرہ مصنفین نے یہ مواد بیس مختلف زبانوں میں تیار کیا ہے۔ گذشتہ ربع صدی میں اشاعت کی رفتار کچھ سست ہوتی نظر آتی ہے لیکن پھر بھی نئے مسودات کی دستیابی کے ساتھ ساتھ ان کی اہمیت میں یک گونہ اضافہ ہو رہا ہے (باقی آئندہ)

کلمہ طیبہؐ اور احمدی

خدام ہیں شہ بطحا کے ہم کلمہ پڑھنے والے ہیں
کلمہ ہے ہمارا رکھوالا ہم کلمے کے رکھوالے ہیں
شہزادۂ امن عالم نے توحید کا یوں پیغام دیا
ہر قوم کے لوگوں نے مانا خواہ گورے ہیں یا کالے ہیں
وابستہ ہے دامن مہدی سے جو عاشق ماہ عرب ٹھہرا
قربان شہ دو عالم پر ہم کلمہ کے متوالے ہیں
دنیا کے کناروں تک ہم نے اس کلمہ کو پھیلایا ہے
ہر ملک میں دین محمد کو ہم ہی پھیلانے والے ہیں
صد افسوس ہے اُن ہم وطنوں پر جو خود کو مسلماں کہتے ہیں
ملا کے فریب میں آکر جو کلمہ کو مٹانے والے ہیں
دل میں نہیں کوئی خوف خدا آنکھوں میں نہیں ہے شرم و حیا
چلتے ہیں تکبر سے گویا وہ عرش کے رہنے والے ہیں
شکوہ ہے یہ پہریداروں کو کیوں احمدی کلمہ لکھتے ہیں
جب مٹتا ہے لکھ دیتے ہیں یہ آفت کے پرکالے ہیں
تم لاکھ جتن کر لو یارو کلمہ کو نہ ہرگز چھوڑیں گے
ہر قیمت پر ہم کلمہ کو سینے پر سجانے والے ہیں
طاہر کے ایک اشارے پر ہر چیز فدا ہم کر دیں گے
اس کلمہ کی عزت کیلئے ہم جان بھی دینے والے ہیں
شبیرؑ صداقت کی خاطر جان دینا ہے رسم شبیریؑ
یہ ظلم و ستم یہ دار و رسن سب ہم نے دیکھے بھالے ہیں

قسط دوئم (آخری)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانیہ اور علمائے اسلام

از محترم کے پی عباد اللہ صاحب مقیم سیاٹل — (امریکہ)

قرآن شریف ان کو تعالیٰ "رسولاً الیٰ بنی اسرائیل" ہی قرار دیتا ہے۔ خدا نہیں۔ اس تعلق میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ شریعت اسلامیہ کا علم تو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خود بخود حاصل نہ ہو سکا اس بارہ میں قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ

"الرحمٰن علم القرآن"

(سورہ الرحمٰن)

یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کا علم عطا کیا تھا۔ خود بخود حاصل نہیں ہوا تھا۔ پس اس صورت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو قرآن شریف یعنی شریعت اسلامیہ کا علم خود بخود کیسے حاصل ہو جائے گا۔ اگر پھر بھی اس بات پر اصرار ہے تو ایسے لوگ اپنی کم عقلی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت قرار دینے والے ثابت ہوں گے۔ موجودہ زمانہ میں کے علمائے سوء یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کا نزول ہوگا۔ اس تعلق میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:-

وہ (یعنی حضرت عیسیٰؑ) اب اصول و فروع میں شریعت کی پیروی پر مکلف ہوں گے۔ لہٰذا ان پر نہ اب وحی آئے گی اور نہ انہیں احکام مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔ بلکہ وہ رسول اللہ کے نائب اور آپ کی امت میں امت محمدیہ کے حاکموں میں سے ایک حاکم کی حیثیت سے کام کریں گے۔" (قومی ڈائجسٹ قادیانیت نمبر ص ۲۵۶)

گویا کہ علمائے اسلام کے عقیدہ کی رو سے خدا تعالیٰ انبیاء کے طریق پر حضرت عیسیٰؑ کو شریعت اسلامیہ کا علم بذریعہ وحی اور الہام نہیں دے سکے گا کیونکہ آپ نے وحی اور الہام کا سلسلہ بند کر دیا ہے اگر بالفرض اللہ تعالیٰ حضرت مسیح کیلئے اس طریق کو پھر سے جاری کر دے تو اس صورت میں پھر ایک سوال سامنے آ جائے گا اور وہ یہ کہ علمائے اسلام کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہر نبی سے اس کی اپنی زبان میں ہی الہام کیا کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی زبان عربی نہیں تھی۔ شریعت اسلامیہ کی زبان عربی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ

انا انزلنہ قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون ۝

اس صورت میں اللہ تعالیٰ مسیحؑ کو عربی زبان میں نہیں بلکہ اسکی اپنی زبان میں قرآن شریف اور احادیث پڑھائے گا۔ اس طرح احادیث کی بحث بھی ختم ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جن احادیث کا علم عطا کرے گا وہ تو ان کے الہام ہوں گے پھر ان کی حیثیت بھی خدا کا کلام ہی ہوگا اس کے بعد مسلمان کس قرآن شریف کے مکلف ہوں گے۔ عربی زبان کے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور جسکی زبان عربی ہے۔ یا اس قرآن شریف کے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی اپنی زبان میں پڑھائے گا۔ اور جس میں احادیث بھی شامل ہوں گی۔

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی عالم اسلام یا کسی دینی مدرسہ میں داخل ہو کر شریعت اسلامیہ کا علم حاصل کریں گے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہ کسی حنفی عالم سے پڑھیں گے یا اہل حدیث عالم سے یا کسی اہل قرآن عالم سے یا کسی شیعہ سے یا کسی اور سے۔ اگر کسی دینی مدرسہ میں داخل ہو کر پڑھیں گے تو کیا ازہر یونیورسٹی میں داخلہ لیں گے یا دار العلوم دیوبند میں داخل ہوں گے یا ندوۃ العلماء میں پڑھیں گے۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شریعت کے بارہ میں کسی قسم کا علم حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی تو انہیں اس کا علم کیسے ہوگا خود بخود تو کسی رسول کو کسی شریعت کا علم حاصل نہیں ہوا ہمارے پیارے آقا خاتم النبیینؐ کو بھی شریعت کا علم اللہ تعالیٰ کے پڑھانے سے ہی حاصل ہوا۔ خود بخود نہیں۔ خود بخود علم حاصل کر لینا جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہیں الوہیت کا خاصہ ہے۔ نبوت کا نہیں۔ پھر تو علمائے سوء کو مسیح کی الوہیت پر ایمان لے آنا چاہیئے۔ حضرت عیسیٰؑ سے متعلق ایک اور بات بڑے زور و شور سے بیان کی جا رہی ہے کہ وہ ہزار سال سے بغیر کچھ کھائے پیئے آسمان پر زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور چالیس سال تک اس زمین پر زندہ رہیں گے۔ اور چالیس سال کے بعد ان کی وفات ہوگی۔ اس کے بعد مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔ اور جسد عنصری کو دفن کر دیں گے۔ (ملاحظہ ہو قومی ڈائجسٹ قادیانیت نمبر)

علماء کے بقول اگر قرآن شریف کی یہی تعلیم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسد عنصری کے ساتھ دو ہزار سال سے زندہ ہیں اور وہ دنیا میں تشریف لا کر چالیس سال تک زندہ رہیں گے۔ مگر قرآن شریف اس وقت بھی یہی ثابت کر رہا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں حالانکہ وہ اس وقت آسمان پر زندہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ زمین پر تشریف فرما ہوں گے اور چالیس سال کا لمبا عرصہ زمین پر ہی رہیں گے قرآن تو اس وقت بھی ان کے لئے "بل رفعہ اللہ الیہ" کا اعلان کر رہا ہوگا حالانکہ اس وقت مسیح آسمان پر نہیں ہوں گے بلکہ زمین پر ہوں گے۔ اور علمائے سوء کے بقول وہ چالیس سال کے بعد وفات پا جائیں گے اس وقت بھی قرآن شریف ان کو آسمان پر زندہ بیان کر رہا ہوگا۔ پھر جب ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھ کر ان کو زمین میں دفن کر دیں گے۔ اس وقت بھی قرآن یہی اعلان کر رہا ہوگا (علمائے سوء کے بقول) کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ آسمان پر نہیں ہوں گے بلکہ زمین میں دفن ہوں گے گویا کہ قرآن شریف کی تعلیم اس لحاظ سے نعوذ باللہ ناقص ٹھہرے گی۔ اور خلاف واقعہ بھی۔ اس وقت ہمارے مسلمان بھائی "بل رفعہ اللہ الیہ" کے معنے کیا کریں گے۔ وہ آج ہی کر لیں سارا جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ پس حقیقت یہی ہے کہ:

مسیح کی حیات میں اسلام کی موت ہے
اور مسیح کی موت میں اسلام کی حیات ہے

آنے والا مسیح حضرت مسیح علیہ السلام کی خو بو پر امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا۔ یہی حضرت بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار

ختم شد

پروگرام پچاس سالہ جشن — بقیہ

موصول ہو گیا تو مجالس کو ارسال کر دیا جائے گا انشاء اللہ

(۳) — جس مجلس کو استطاعت حاصل ہو وہ اس دن صدقہ کے طور پر جانور کی قربانی کا اہتمام کرے

(۴) — ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے جس میں جماعت کے بزرگان کو بھی شامل کیا جائے اور خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی جائے۔

(۵) — خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے علمی، ورزشی مقابلہ جات کروائے جائیں اور ان میں شیرینی تقسیم کی جائے۔

(۶) — قادیان کے خدام بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک پر اجتماعی دعا کا پروگرام بنائیں

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو یہ پچاس سالہ جشن شایان شان طور پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور غلبہ اسلام کی آسمانی مہم میں یہ جشن سنگ میل ثابت ہو۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کے ۹۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

احمدی مستورات کا علیحدہ کامیاب پروگرام

رپورٹ مرتبہ شعبہ رپورٹنگ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال سالانہ جلسہ اپنی پوری کامیابی کے ساتھ ۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ اس مبارک موقعہ پر مستورات نے اپنا علیحدہ پروگرام بھی کیا۔

پہلا دن

پہلے دن پہلے وقت مردانہ پروگرام کو بذریعہ لاؤڈ سپیکر سننے کے بعد ٹھیک ۱½ بجے مستورات کا پروگرام شروع ہوا۔ جس کی صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔ محترمہ لبشریٰ صادقہ صاحبہ جیسیم کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

"کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا"

خوش الحانی سے پڑھا۔

بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے بعنوان "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغی فرائض اور ہماری ذمہ داریاں" تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی جدوجہد اور قریش کی مخالفت کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ موجودہ دور میں حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس کام کو آگے بڑھایا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم۔ مساجد کا قیام۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم اور دوسری اہم تحریکات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ آج جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی پیغام کو پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ نے حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت سمیہؓ، حضرت حیاہؓ کی قربانیوں کی مثالیں دیتے ہوئے بتایا کہ احمدی مستورات کے تعاون سے ہم آج پاکستان میں داعیین الی اللہ کو قید و بند کی صعوبتیں خوشی خوشی برداشت کرنے کی توفیق مل رہی ہے ہر قسم کی مخالفتوں کے باوجود ہیں جیسا کہ جماعت کے قیام کو ۱۰۰ سال پورے ہو رہے ہوتے جا رہے ہیں۔ جماعت کے مرد و زن کو دین کی راہ میں اپنی تمام تر طاقتیں صرف کر دینی ہونگی اور ہر احمدی کو مبلغ بن جانا ہوگا۔ اس تعلق میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند اقتباسات پیش کئے اور ان کی روشنی میں ہندوستان کی احمدی مستورات کو ان کی تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بعد مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنا گیا۔

پہلا دن دوسرا اجلاس

ٹھیک ۲½ بجے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترمہ مقبولی بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دہلی شروع ہوئی۔ محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ آف حیدر آباد کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم نے قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شیریں آواز میں پڑھا۔ اذاں بعد محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے عنوان سے تقریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں بعثت نبویؐ سے قبل عورت کی قابل رحم حالت کا مفصل ذکر کرتے ہوئے ان حقوق کا ذکر کیا۔ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو دلوائے۔ بعد اذاں محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ آف ظہیر آباد نے نظم ؎

"یاد جس دل میں آگئی وہ پریشان نہ ہو"

پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔

بعدہٗ محترمہ امۃ النعیم لبشیر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے "برکات خلافت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا آپ نے خلفاء راشدین کے ادوار کی برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے رسالہ الوصیت میں درج شدہ خلافت کی برکتوں کا ذکر فرمایا۔ نیز سورۃ البقرۃ اور سورۃ نور کی آیات کے حوالے سے خلیفہ کے اہم فرائض کو بتاتے ہوئے فریضہ تبلیغ اسلام کے تحت کئے جانے والے جلسوں کا ذکر کیا۔ بعدہٗ بذریعہ لاؤڈ سپیکر مردانہ پروگرام سماعت کیا گیا۔

دوسرا دن

دوسرا دن پہلے وقت مردانہ پروگرام ہی بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنا گیا۔ دوسرے وقت کا پروگرام ٹھیک ۲½ بجے محترمہ احمدی بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی صدارت میں محترمہ امۃ المنان صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ محترمہ لبشریٰ الیاس صاحبہ آف حیدر آباد نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ؎

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا"

ترنم سے پڑھا۔ اذاں بعد محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے "خیر البشر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر امن تعلیمات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں موجودہ عالمی بے چینی کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ آج مذہبی اختلافات۔ نسلی انسانی قومیت۔ زبان اور رنگ و روپ کی وجہ سے چاروں طرف جو جنگ و جدل کے شعلے بھڑک رہے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو وقت کی ضرورت کے پیش نظر محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔

بعد ازیں محترمہ نصرت جہاں صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ میلا پالیم نے انگریزی زبان میں بعنوان "MASSIEHA'S PERSONALITY AND CHARACTER" تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلیٰ اخلاق، عبادت الٰہی میں مشغولیت۔ خوف خدا، رحم، مہمان نوازی۔ سچائی۔ قرآنی تعلیمات پر عمل۔ عفو و درگذر اور عشق رسولؐ وغیرہ مختلف درخشندہ پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔ بعدہٗ مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنا گیا۔

عزیزہ امۃ الحکیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام ؎

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

مترنم آواز میں پڑھا۔

ازاں بعد محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے "اسلام میں عورت کا مقام اور اُس کے فرائض" کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوفہ نے بتایا کہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل عورت کا وجود باعث ننگ و عار تھا مگر جب اسلام کا سورج طلوع ہوا تو اس نے عورت کی بھولی ہوئی حیثیت کو دوبارہ زندہ کیا۔ اسلامی قوانین نے مرد کی ذہنیت پر خوشگوار اثر ڈالا اور عورت کی حالت بدل گئی۔ اس نے اپنی بہادری اور دانائی اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور میدان عمل میں کود پڑیں۔

تیسرا دن پہلا وقت

محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی صدارت میں ٹھیک دس بجے اجلاس کی کاروائی محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ قادیان کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ محترمہ صفیہ حبیب صاحبہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

"اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار"

خوش الحانی سے پڑھی۔

بعدہٗ محترمہ شمیم اختر صاحبہ گیانی نے بعنوان "جماعتِ احمدیہ اور خدمت قرآن" اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے بتایا کہ جب کبھی بھی اس کی تعلیم کو بگاڑنے کی کوشش کی گئی اللہ تعالیٰ خدمت قرآن کے لئے اپنے مجددین بھیجتا رہا۔ آخر وہ زمانہ آیا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے جلیل القدر وجود پر یہ عظیم ذمہ داری ڈالی گئی اور تاریخ شاہد ہے کہ آپ اور آپ کے خلفاء کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے خدمت قرآن کا حق ادا کر دیا۔

بعد اذاں محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے "بدرسومات کا رد اسلام کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلامی شریعت کے تین بنیادی اصول قرآن، سنت اور حدیث ہیں۔ رسم وہ ہے جس کا ثبوت ان تینوں اصولوں سے نہ ملے۔ آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل اہل عرب بے شمار رسومات میں گرفتار ہو چکے تھے مگر آپ نے آکر انہیں ہر قسم کے شرک سے پاک کر کے ایک خدا کا پرستار بنا دیا۔ زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں پھر کئی قسم کی

برائیاں پیدا ہو گئیں ۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں بد رسومات کو ترک کر دینے کی شرط رکھ کر پھر سے ایک پاکیزہ معاشرے کی بنیاد ڈالی ۔

بعدہٗ محترمہ امۃ المتین صاحبہ آف یادگیر نے پُر سوز آواز میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا ۔

بعد ازاں محترمہ مسرّاج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ قادیان نے "خدمت خلق قرآن کریم کی روشنی میں" کے عنوان پر تقریر کی ۔ موصوفہ نے بتایا کہ عبادت بننے کے لئے انسانی مساعی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد اور ان دونوں کی ادائیگی فرض ہے ۔ انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تر زندگی ہمیں مخلوق خدا کی خیر خواہی اور خدمت کی بہترین مثال نظر آتی ہے ۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت اور آپ کے خلفاء کی حیات طیبہ میں کئے گئے خدمت خلق کے واقعات پیش کئے

بعدہٗ مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا ۔ دیگر وقت کا مکمل مردانہ پروگرام سن کر اجتماعی دعا میں شرکت کی مستورات کے جلسہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تینوں دن کی اوسط حاضری ۲۶۹۷ رہی ۔

رپورٹ مجلس شوریٰ مورخہ ۱۹ر

دسمبر رات ساڑھے سات بجے بھارت سے آئی ہوئی نمائندگان کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی ۔ جس میں مندرجہ ذیل ۳۶ لجنات کی ۸۷ نمائندگان نے شرکت کی ۔ قادیان ۔ حیدر آباد ۔ دہلی ۔ کانپور ۔ سانگر ۔ شاہجہانپور ۔ اودے پور کٹیا ۔ میلا پالیم ۔ منگلیکٹ ۔ کینانور ۔ پینگاڈی ۔ بھدرک ۔ کھڑگپور ۔ سرہ پورہ ۔ کانپور ملکی ۔ کلکتہ ۔ بلاری ۔ شموگہ ۔ بنگلور ۔ سوروب ۔ سکندر آباد ۔ بھدرواہ ۔ سورو یادگیر ۔ تیماپور ۔ گلبرگہ ۔ جنت کنٹہ ۔ ڈیلو درگ ۔ ظہیر آباد ۔ مدراس ۔ کرولی کیرنگ ۔ نرنکا ڈن ۔ جمشید پور ۔ پٹنہ اور کیرولائی ۔ مجلس شوریٰ میں

۱ ۔ صدر لجنہ اماء اللہ کا انتخاب عمل میں آیا ۔

۲ ۔ لجنات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ کے تازہ خطبہ لے ۔ تقریباً سارا بہنوں کو سنا کر تاکید کی گئی کہ اپنی مجلس عاملہ کی ہر ماہ میٹنگ کریں ۔ اپنے اپنے مقامات پر تبلیغ کے کام کو تیز کریں اور مرکز میں رپورٹ بھجوائیں ۔

۳ ۔ دوسرے شعبہ جات میں بھی تیزی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ۔

۴ ۔ بیت النصرت لائبریری کے چندہ کی طرف بہنوں کو توجہ دلائی گئی کہ بلڈنگ خدا تعالیٰ کے فضل سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے ۔ بہنیں مزید کوشش جاری رکھیں تا کہ بھارت کی لجنات ہی اس ذمہ داری کو اٹھاتے ہوئے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں ۔

۵ ۔ دوران سال بڑی اور تعلیم یافتہ لجنات شوریٰ کے لئے تجویز بھجوایا کریں جس سے بھارت کی لجنات ترقی کر سکیں تا کہ اجتماع اور جلسہ سالانہ کی شوریٰ میں آپ کی تجاویز لجنات کے سامنے پیش کی جائیں ۔

۶ ۔ صوبہ آندھرا ۔ صوبہ کرناٹک ۔ اور صوبہ یوپی کی لجنات کو اطلاع دی گئی کہ ان کے صوبہ کی صوبائی صدر مقرر کی گئی ہیں ۔ لجنات اپنی صوبائی صدر سے تعاون کریں تا کہ ان کے صوبہ کی لجنات کے کام ترقی کریں ۔

۷ ۔ سہ ماہی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اور حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کی خدمت میں باقاعدہ بھجوائی جاتی ہے ۔ لیکن جو لجنات وقت مقررہ پر رپورٹ نہیں بھیجتیں ان کی رپورٹ نہیں جا سکتی ۔

غیر مسلم خواتین کی شرکت لجنہ کی طرف

سے مختلف اسکولوں میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے تھے چنانچہ آدرش ودیا مندر کے سٹاف نے ہمارے دوسرے دن کے جلسہ میں شرکت کی نیز D.G.O. .... کی اہلیہ صاحبہ اور کوشلیا دیوی ہسپتال بٹالہ کی لیڈی ڈاکٹر MRS. M........ نے بھی شرکت کی ان کے علاوہ تینوں دن غیر مسلم خواتین کی حاضری ۱۶۹ رہی ۔

صنعتی نمائش

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے دستکاری کی نمائش لگائی گئی ۔ جس میں قادیان کے علاوہ سکندر آباد شموگہ ۔ شاہجہانپور ۔ کانپور ۔ سوروب کشمیر اور بمبئی سے سامان آیا ۔ جس میں کانپور کی لجنہ نے اپنا سارا سامان وقف کیا جبکہ شاہجہانپور اور سوروب کی لجنات کا منافع وقف تھا ۔ جلسہ شروع ہونے سے پہلے اور جلسہ کے اختتام اور درمیانی وقفہ میں نمائش دیکھنے کا انتظام کیا گیا ۔ دستکاری کی اشیاء کے علاوہ قرآن مجید ۔ دینی کتب ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت چھوٹی آپا جان کے خطابات کے کیسٹ بھی رکھے گئے ۔ جنہیں بہنوں نے بہت پسند کیا ۔

اس کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کی دوکان بھی لجنہ کی طرف سے لگائی گئی جس سے بہنوں نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا نیز غیر مسلم مہمانانِ کرام کی تواضع بھی کی جاتی رہی ۔

تہجد و باجماعت نمازوں کا انتظام

ان مبارک ایام میں حسب سابق مستورات کے لئے باجماعت نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کے لئے مسجد مبارک ۔ بیت الفکر اور دالان حضرت اُم المومنینؓ میں انتظام کیا گیا تھا ۔ قادیان کی ممبرات اور مہمان مستورات نے کثرت سے نمازوں میں شرکت کی اور مخصوص اوقات میں بیت الدعا سے بھی مستفیض ہوتی رہیں ۔

خدا تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا کرے اور ہمیں کامیاب دعوتِ الی اللہ کرنے والیاں بنائے اور ہم کو حیات جاودانی کے لازوال شربت سے سیراب کرانے والی بنا دے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

درخواست ہائے دعا

۔ مکرم شیخ محمود صاحب عرف چاند پیر ساکن شموگہ حال مقیم ملائشیا دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ایک عرصہ سے درپیش شدید مالی اور کاروباری پریشانیوں کے ازالہ ۔ نیک مقاصد میں حصول کامیابی ۔ اہل و عیال کی صحت و سلامتی ۔ مرحوم بھائی مکرم عبد الصمد صاحب کی بچیوں اور نسبتی بہنوں کے لئے موزوں رشتے مہیا ہونے اور چھوٹے بھائی کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۔ ۔ مکرم سید عبد الباقی صاحب مجسٹریٹ درجہ اوّل حال مقیم دیوگھر (بہار) اپنے زیر تبلیغ دوست مکرم محمد عبد الرشید صاحب مالک "رحمانیہ ہوٹل" دیوگھر والدہ مکرم خالد حسین صاحب آفس کلرک اور اہلیہ مکرم محمد رفیق صاحب مالک "آشیانہ ہوٹل" دیوگھر کی کامل و عاجل شفایابی اور شناخت حق کی توفیق پانے ۔ مکرم حیدر علی صاحب ایڈووکیٹ کو انشراح صدر عطا ہونے نیز اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات ۔ پریشانیوں کے ازالہ اور بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ۔ ۔ مکرم انعام اشعر صاحب مقیم فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) یکصد پچاس روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۔ ۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب مقیم مغربی جرمنی دوسری آنکھ کے آپریشن کی کامیابی اور بچوں کے نیک صالح و خادم دین بننے کے لئے ۔ ۔ مکرم شوکت حیات پراچہ صاحب اور مکرم رانا سعید احمد خان صاحب مقیم مغربی جرمنی کاروبار میں ترقی اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۔ ۔ مکرم عطاء الٰہی خان صاحب مقیم مغربی جرمنی بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے کاروبار میں ترقی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے ۔ ۔ مکرم مسعود احمد صاحب ڈار ساکن آسنور (کشمیر) بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے گردوں میں پتھری کی تکلیف سے نجات پانے اور کاروبار میں خیر و برکت کے لئے ۔ ۔ مکرم جمیل خان صاحب بھوبنیشور (اڑیسہ) دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۔ ۔ محترمہ گلشن بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فاروق احمد صاحب گنائی ریشی نگر (کشمیر) گیارہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے والدین ، شوہر اور بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے ۔ ۔ مکرم سردار خان صاحب ساکن اودے پور (راجستھان) پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے بوجہ احمدیت برادری کی طرف سے درپیش مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ ۔ افراد خاندان کو قبول حق کی توفیق ملنے اور اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۔ ۔ مکرم محمد اسد اللہ صاحب ساکن حیدر آباد اور ان کے ہمزلف مکرم قریشی محمد یوسف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدر آباد پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے برادر نسبتی مکرم محمد بشیر الاسلام صاحب جن کی ریڑھ کی ہڈی کا گزشتہ دنوں لندن میں آپریشن ہوا ہے کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست

یاد رفتگان

① محترم سید حسین صاحب مرحوم حیدر آباد

محترم سید حسین صاحب ابن محترم سید داؤد حسین صاحب تاجر ہڈی ساکن کاچی گوڑہ (بلدیہ حیدر آباد۔ آندھرا) بعمر نوّے سال ۱۷ر جون ۱۹۸۷ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کو امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ تا بعد میں قادیان لے جایا جا سکے۔

آپ کے دادا اپنے وطن تُرچناپلّی (تامل ناڈو) سے حیدر آباد میں منتقل ہوئے تھے۔ پھر اپنے وطن سے اس خاندان کا تعلق منقطع ہو گیا۔

محترم سید حسین صاحب کے بیان کردہ حالاتِ زندگی ایمان افروز ہیں جو خاکسار نے ۱۹۸۲ء میں آپ سے معلوم کر کے حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات میں تابعین اصحاب احمد جلد نہم میں درج کئے تھے جو سید صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی تحریک کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ:۔

کاروبار کے سلسلہ میں پہلے میرے والد صاحب حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کو ہڈی سپلائی کرتے تھے۔ پھر میں بھی یہ کام کرنے لگا۔ والد صاحب کی وفات ۱۹۲۲ء میں ہو گئی تھی۔ حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ کے مجھ پر اور میرے بہنوئی محترم سید غلام دستگیر صاحب (والد سید جہانگیر علی صاحب ساکن علاقہ فلک نما۔ نائب امیر جماعت حیدر آباد) پر بے حد احسانات ہیں کہ آپ کی تبلیغ اور نیک سیرۃ کے زیرِ اثر پہلے میرے بہنوئی نے ۱۹۲۶ء میں احمدیت قبول کی اور دو تین ماہ بعد میں نے۔ اور ہم دونوں اپنے خاندانوں میں اوّلین احمدی تھے۔

میں نے سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ کو قریباً نصف صدی تک بہت قریب سے دیکھا آپ کو سراسر نور پایا۔ آپ نیک اوصاف کے حامل تھے۔ آپ بلا تمیز امیر و غریب ہر کسی سے بھائی جیسا سلوک کرتے تھے۔ ہم سے جو آپ کے ماتحت کام کرتے تھے حسنِ سلوک میں آپ کوئی کمی نہیں کرتے تھے۔ ہمیں اپنے پاس بٹھلاتے اپنے ساتھ میز پر بٹھا کر کھانا کھلانے سے کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔ اگر آپ کو کسی بات پر غصہ آتا اور دوسرا شخص معافی طلب کر لیتا تو آپ فوراً درگذری سے کام لیتے۔ آپ ہمیشہ حسن ظنی سے کام لیتے اور ہر ایک بات کو سچ یقین کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص آپ کے اس طریق سے ناجائز رنگ میں بھی استفادہ کرتا اور ہم آپ کو اس بات کا قائل کر لیتے کہ اس نے آپ کو غلط بات کہی ہے۔ تب بھی آپ درگذر سے کام لیتے اور فرماتے کہ جانے دو۔

آپ کا مجھ پر ایک بھاری احسان یہ ہے کہ میں کس مپرسی کی حالت میں تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ ہمارا کام کرو۔ ہم آپ کو بہت معاوضہ دیں گے۔ میں نے سمجھا کہ آپ نے سرسری بات کی ہے جو ختم ہو گئی ہے۔ پھر میں نے کام شروع کیا تو آپ نے پچاس روپے میری تنخواہ مقرر کی۔ ۱۹۳۰ء کے زمانہ کے لحاظ سے یہ تنخواہ معقول تھی۔ جب آپ کے کام میں ترقی ہوئی تو آپ نے میری تنخواہ یکدم دُگنی کر دی۔

آپ نے شفیق باپ کی طرح بہت پیار سے اور ہر طریق سے میرے دِل میں احمدیت کی محبت راسخ کی۔ اگر میں کسی جمعہ کی نماز میں شریک نہ ہوتا تو آپ ناراض ہوتے اور فرماتے کہ جمعہ میں شرکت سے اور اس وقت کام نہ کرنے سے نقصان تو میرا ہوتا ہے۔ سو نقصان ہونے دیں اور جمعہ میں شریک ہُوا کریں۔

ایک دفعہ آپ کے ایک عزیز سے کسی معاملہ میں میری اَن بن ہو گئی۔ میں آپ کو لے جانے کے لئے ٹیکسی لایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس موٹر ہے آپ ٹیکسی کیوں لائے اور ٹیکسی والے کو خود کچھ رقم دے کر فارغ کر دیا۔ اور اپنی موٹر میں مجھے لے کر روانہ ہوئے۔ میں ڈرائیور کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ نے راستہ میں موٹر رُکوا کر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور پُر شفقت ناصحانہ انداز میں فرمایا کہ

میرے پاس چھوٹے موٹے جھگڑے نہ لایا کرو۔ میں نے اتنا بڑا کام آپ کے ہاتھ میں دے رکھا ہے۔ اگر آپ مجھے لکھ بھیجیں کہ فلاں شخص کو پچیس ہزار روپیہ دینا ہے تو مجھے ادا کرنا پڑے گا۔ اگر آپ غلط بیانی کر کے مجھ سے ہزاروں روپیہ لینا چاہیں گے تو میں دوں گا۔ میری نصیحت یہ ہے کہ جو رقم آپ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور رزق آپ کو عطا ہونا مقدر ہوتا ہے۔ اس ملنے والے مقدر حلال رزق کو شیطان وسوسہ اندازی کر کے حرام رزق میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔ سو آپ کی یہ نصیحت میرے دل میں میخ کی طرح گڑ گئی اور میں نے آپ کے اموال کی حفاظت کی اور دوسروں کی بد دیانتی سے اسے محفوظ رکھا خواہ نتیجۃً ایسے افراد سے اَن بن ہو جاتی۔

بیوپار میں ترقی کے لئے سیٹھ صاحب دوسروں کی کئی طرح اعانت بھی کرتے تھے۔ آپ کاروبار میں صرف ہڈی خریدتے تھے۔ سینگ نہیں خریدتے تھے۔ اس لئے ہڈی لانے والے لوگ سینگ دوسرے لوگوں کے پاس فروخت کر دیتے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ سینگ میں ہی خود کیوں نہ خرید لیا کروں چنانچہ مجھے اس سے فائدہ ہونے لگا۔ اس سے کنگھی بھی بنتی ہے۔ کنگھی بنانے والے ایک شخص نے مشورہ دیا کہ سینگ کا مال فلاں کمپنی کو بھجوانے سے زیادہ منافع آئے گا۔ یہ وہی کمپنی تھی جسے سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ اپنا مال ہڈی کا بھجواتے تھے۔ میں نے ذکر کیا تو آپ نے اپنی طرف سے اس کمپنی سے خط و کتابت کی اور میرا مال فروخت کروا دیا۔ پھر مجھے محبت و دلداری سے فرمایا کہ آپ ہڈی کی طرح میرے روپیہ سے سینگ بھی خرید لیا کریں۔ نفع سارا آپ کا ہو گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نصف منافع خدمت دین کے لئے وقف کر دیں۔ میں نے یہ بات قبول کر لی۔

حضرت سیٹھ صاحب کو معلوم تھا کہ بفضلہ تعالیٰ میری مالی حالت سدھر گئی ہے۔ [illegible] ایجنسی بھی میرے پاس ہے۔ اور آٹا پیسنے کی گرنی (چکّی) بھی میری چلتی ہے۔ میرے ٹانگے بھی کرایہ پر چلتے ہیں تو آپ نے مجھے تحریک کر کے آمادہ کر لیا کہ ایک سو روپیہ آپ سے ملنے والی تنخواہ اور ہڈی کا کمیشن جو ہزار بارہ صد روپیہ ماہوار مجھے آپ سے ملتا تھا وہ سارا آپ کھاتہ میں میرے نام لکھتے جائیں اور جب اور جتنا چاہیں میری طرف سے چندہ ادا کر دیں چنانچہ ۱۹۵۸ء تک چودہ سال میرا گزارہ سینگ وغیرہ دیگر ذرائع آمد پر رہا۔ اور کھاتے کی ساری رقم حضرت سیٹھ صاحب میری طرف سے چندوں میں ادا کرتے رہے۔ (اس زمانہ کے حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ کے اکاؤنٹینٹ محترم بشیر الدین الٰہ دین صاحب اس کی تصدیق کرتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے میرے اموال میں بے حد برکت دی۔ اور حضرت سیٹھ صاحب بھی یہی فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں بہت برکت ہوتی ہے۔ یہ صرف خالی بات نہیں تھی۔ بلکہ ایسا ہی ہُوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ✦

خاکسار

ملک صلاح الدین

مؤلف اصحاب احمدؑ قادیان

② محترم چوہدری لطیف احمد صاحب بھٹی ربوہ

خاکسار کے والد محترم چوہدری لطیف احمد صاحب بھٹی ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ پاکستان مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۷ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم تقریباً تیس ۳۰ سال سے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ خدمت سلسلہ بجا لا رہے تھے۔ اور قبل از وفات نظارت تعلیم کے شعبہ امداد طلباء میں کام کر رہے تھے۔ مرحوم مولویوں کی ختم نبوّت کانفرنس کی وجہ سے مسجد نصرت دار الرحمت وسطی ربوہ میں ڈیوٹی دے رہے تھے۔ جمعہ کے روز نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد گھر پہنچے تو آتے ہی دماغ کی شریان پھٹ گئی اس کے بعد فضل عمر ہسپتال میں سترہ ۱۷ گھنٹے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد بروز ہفتہ تقریباً ساڑھے بارہ بجے دن وفات پا گئے۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر [illegible] تھی۔ مرحوم تا دمِ آخر سلسلہ کی خدمات میں ہر دم معروف رہتے تھے۔

آپ کو جماعتی کام کرنے کا بے حد شوق تھا۔ پارٹیشن کے وقت جب حالات بہت خراب تھے تو گھر والوں سے بغیر پوچھے حفاظتِ مرکز کے لئے ملتان سے قادیان پہنچ گئے۔ اور دشمنوں سے بہت ماریں کھائیں۔ ان کے جسم اور پیشانی پر بیس کے قریب زخموں کے نشان تھے۔ آپ کوآپریٹو سوسائٹی کے انسپکٹر بھی رہے۔ اور الفضل میں بھی کئی سال تک کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی

رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ آپ کو پیار سے ظفر کے نام سے پکارتے تھے۔ کچھ عرصہ دفتر تحریک جدید میں بھی کام کیا پھر آخر تک شعبہ امدادِ طلباء میں کام کرتے رہے۔

مرحوم کو بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف تقریبًا پانچ سال سے تھی۔ لیکن ہمیشہ بڑے صبر سے ہر دو تکالیف کا مقابلہ کیا۔ لین دین کے معاملہ میں بڑے صاف تھے۔ زندگی بھر آپ کی ذات سے کسی شخص کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے ایک بیٹی اور بیوہ ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۷ء بوقت نمازِ فجر مسجد مبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے پڑھائی۔ ازاں بعد قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمت درویشان نے دُعا کروائی۔ تدفین میں ناظران صدر انجمن احمدیہ اور وکلاء تحریک جدید بھی شریک تھے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمارا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین ؛

خاکسار ۔ وسیم احمد بھٹی دارالرحمت وسطی ربوہ پاکستان۔

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) مورخہ ۲۹/۱۱/۸۷ کو بعد نماز عصر خاکسار نے برادرم عزیز جمیل احمد غوری ابن مکرم محمد امام صاحب غوری ساکن فلک نما حیدر آباد کا نکاح عزیزہ صفیہ بیگم زینت سلمہا بنت مکرم محمد عبد الغنی صاحب ساکن چینتہ کنٹہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر بمقام چینتہ کنٹہ پڑھا۔ ازاں بعد دُلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ خاکسار کے والد محترم محمد امام صاحب غوری نے مورخہ ۱/۱۲/۸۷ کو بمقام بیکر ہاؤس ملک پیٹ عزیز جمیل احمد غوری سلمہٗ کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں قریبًا ۲۰۰ احباب و خواتین مدعو تھے۔

اسی خوشی میں پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے قارئین سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ۔ محمد انعام غوری نزیل حیدر آباد

(۲) مورخہ ۲۲/۱۱/۸۷ کو خاکسار کی بھانجی عزیزہ صبیحہ طیبہ سلمہا بنت مکرم سید ذوالفقار احمد صاحب مرحوم کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ عزیزہ کا نکاح قبل ازیں مکرم محمد مجیب اللہ خان صاحب ولد مکرم محمد حبیب اللہ خان صاحب بنگلور کے ساتھ ہو چکا تھا۔ بارات مورخہ ۲۱/۱۱/۸۷ کو بنگلور سے عثمان آباد پہنچی اور مورخہ ۲۲/۱۱/۸۷ کو واپس بنگلور روانہ ہوئی مورخہ ۲۷/۱۱/۸۷ کو محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ عزیزہ صبیحہ کی والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کر کے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار ۔ عبد العظیم صدر و سیکرٹری مال عثمان آباد

(۳) مورخہ ۲۲/۱۱/۸۷ کو مسجد فضل عمر چینتہ کنٹہ (آندھرا) میں عزیز منور احمد ابن مکرم عبد الرحمٰن بانے صاحب ساکن چینتہ کنٹہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضیہ بیگم سلمہا بنت مکرم سید محی الدین صاحب آف ناندیڑ (مہاراشٹر) مبلغ تین ہزار ایک صد روپے حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے پڑھا۔ [illegible] بعد نماز مغرب تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس خوشی میں فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار ۔ ضمیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ چینتہ کنٹہ (بقیہ کالم ۳ پر)

درخواست دُعا :۔ خاکسار کی اہلیہ کا مورخہ ۱۲/۸۷ کو حیدر آباد کے نرسنگ ہوم میں پیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کامیاب رہا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اہلیہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ۔ بشارت احمد حیدر قادیان

ولادتیں

(۱) مکرم محمد یوسف صاحب قریشی ساکن حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد مورخہ ۱۶/۸۷ کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "حسنیٰ کنول" تجویز فرمایا ہے۔ موصوف کی اہلیہ محترمہ زاہدہ نسرین قریشی صاحبہ نے اس خوشی میں بطور شکرانہ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین سے عزیزہ نومولودہ کے نیک، صالحہ و خادمۂ دین ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(۲) مکرم محمد شمس الدین صاحب ساکن حیدر آباد تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُن کے بیٹے عزیز محمد سلیم الدین سلمہٗ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "امۃ الحفیظ" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں موصوف بطور شکرانہ اعانت بدر میں دس روپے ادا کر کے عزیزہ نومولودہ کی صحت و سلامتی اور نیک، صالحہ و خادمۂ دین بننے کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب مبلغ سلسلہ حال مقیم راجستھان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شادی کے تین سال بعد بتاریخ ۱۰/۱۱/۸۷ پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور پُر نور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نصرت جہاں بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ موصوف اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے نومولودہ کے نیک، صالحہ و خادمۂ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے نیز اہلیہ مکرمہ مبشرہ سلمیٰ صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

(۴) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۶/۱۲/۸۷ میری بیوہ بیٹی مہرالنساء اہلیہ مکرم محمد مبشر احمد صاحب سنوری مرحوم کو بچی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "سعدیہ رفعت" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی اور اس کی بہن راشدہ عصمت اور بھائی محمد غالب کو نیک، صالح و خادم دین بنائے اور ان یتیموں اور بیوہ کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین

خاکسار ۔ مسعود احمد انیس واقف زندگی معلم وقفِ جدید حیدر آباد

بقیہ کالم عا ۱۳

مورخہ ۲۵/۱۲/۸۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیز ملک محمد منیر سلمہٗ ابن مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش کا نکاح عزیزہ زرینہ بانو سلمہا بنت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب ساکن بھدرواہ (کشمیر) کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم ملک محمد بشیر صاحب نے بطور شکرانہ اعانت بدر میں دس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

درخواست ہائے دُعا

○ ـــ مکرم سردار عبد القادر صاحب صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ (پاکستان) اپنے والد محترم سردار مصباح الدین صاحب سابق مبلغ انگلستان جن کی کولہے کی ہڈی کا فیصل آباد میں آپریشن ہوا ہے کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے ○ ـــ محترمہ جی ایم عائشہ صاحبہ مرکرہ (کرناٹک) اپنے ہاتھ کے کامیاب آپریشن کی خوشی میں دس روپیہ شکرانہ فنڈ میں ارسال کر کے ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہنے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ ـــ مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کر کے اپنی پوتی (عمر ۱ سال) کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے ○ ـــ مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبد الکریم صاحب قریشی [illegible] کی قید ہونے کی وجہ سے پہلے سے بیمار ... [illegible] ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

تحریکات نظارت بیت المال آمد

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ یعنی اگر کوئی شخص باوجود صاحبِ نصاب ہونے کے اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو ایسا ہی قابلِ مواخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائلِ زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مستقل طور پر صاحبِ حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

تحریک "بیوت الحمد"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے اوائل میں جماعت کے غرباء کو مکان کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے ایک بابرکت تحریک "بیوت الحمد" کے قیام کا اعلان فرمایا تھا اس سلسلہ میں حضور اقدس نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر تبوک ۱۳۶۶ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن میں احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

"بیوت الحمد میں ہماری کوشش ہے کہ ایک سو مکان غرباء کو یا ایسے دین کی خدمت کرنے والوں کو جو توفیق نہیں رکھتے اپنے مکان بنانے کی۔ ان کو مکمل مکان بنا کر پیش کریں۔ یہ تحریک چار سال پہلے پیش کی گئی تھی۔ اس وقت جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا ردِ عمل دکھایا اور کثرت سے اتنے وعدے موصول ہوئے کہ ہمارا خیال تھا کہ اگر اوسطاً سارے اخراجات ملا کر ایک لاکھ میں ایک مکان بنتا ہے تو ایک کروڑ رقم خرچ ہوگا اور وعدے خدا کے فضل سے ایک کروڑ سے زیادہ ہو گئے۔۔۔ اس وقت جماعت کو تحریص دلانے کی خاطر دو تین سال کے بعد میں نے اپنا چندہ دوگنا کر دیا تھا۔ ایک لاکھ کے بجائے دو لاکھ کر دیا تھا۔ تاکہ دو مکان اگر میں بنا کر دیتا ہوں تو جو صاحبِ توفیق ہیں وہ بھی اس معاملہ میں آگے قدم بڑھائیں۔ اب جب جائزہ لیا ہے تو ابھی بھی اور ضرورت ہے۔ اس لئے میں اپنی طرف سے ایک اور مکان کا خرچ پیش کرتا ہوں۔ اور جن دوستوں کو توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں یا جن جماعتوں کو توفیق ہے وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں ان کو بھی اجازت ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ صد سالہ جوبلی کے بقایا دار نہ ہوں اور بیوت الحمد کی تحریک کے بقایا دار نہ ہوں۔ پہلے پرانے وعدے پورے کریں پھر خدا توفیق عطا فرمائے تو بیشک آگے بڑھیں۔"

(بدر مورخہ ۲۶/۱۱/۸۷)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ تحریک بیوت الحمد میں جن احباب کے بقایا ہوں وہ فوراً ادا کریں۔ نیز حضور اقدس کی تتبع میں مزید وعدہ جات ارسال فرمائیں۔ اور جن صاحب توفیق احباب نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

"دفاعِ اسلام" ایک ولولہ انگیز تحریک

احباب جماعت کو خوب علم ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا نصب العین اسلام کی عظمت و صداقت کے نور کو تمام عالم میں پھیلایا جائے اور اس راہ میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے دور کیا جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر تبوک ۱۳۶۶ہش / ۱۹۸۷ء میں ہندوستان میں شدھی کی تحریک کے مقابلہ میں "دفاعِ اسلام بمقابلہ شدھی" کی مالی قربانی کی تحریک فرمائی ہے۔ جس میں تمام دنیا کے احمدی احباب کو اس عظیم الشان جہاد میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ:-

"ہندوستان میں ہم نے شدھی کی جوابی کارروائی شروع کی تھی اور اس کا بھی موجودہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ وہ ہمیں مرتد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا طبعی قدرتی جواب یہ ہے کہ جہاں جہاں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے وہاں اس ارتداد کو روک دیں اور اپنے بھائیوں کو تقویت دیں اور اُن کو اپنے ایمان پر مستحکم کریں۔ چنانچہ یہ تیسری جوابی عمومی کارروائی ہے جس میں ساری دنیا کی جماعت کو شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ بڑا حصہ تو ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے۔ واقفین کا آگے آنا اور انتظامی کوشش کرنا ان باتوں کا تعلق صرف ہندوستان سے ہے لیکن مالی امداد دینا شدھی کی تحریک کو اس میں تو ساری دنیا کی جماعتیں شامل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ہمیں اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اس وقت تک کے کام کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ہندوستان کی بڑی بڑی مذہبی جماعتیں جو شدھی کے میدان میں داخل ہوتی تھیں۔ اور اُن کے پیچھے بعض حکومتوں کے روپے بھی تھے اور بعض بڑے بڑے تاجروں کے روپے بھی تھے اُن کی طرف سے کوئی مؤثر کارروائی نہیں ہو سکی لیکن جب سے جماعت احمدیہ اس میدان میں داخل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی اثر ظاہر ہوا ہے۔"

حضور اقدس کے اس ارشاد سے اس تحریک کی عظمت و اہمیت احباب جماعت پر ظاہر ہے۔ اس عظیم الشان جہاد میں شامل ہونے کے لئے احباب جماعت بے دریغ مالی قربانیوں میں آگے بڑھیں اور اپنے چندہ جات کی رقوم مد "دفاعِ اسلام" میں محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال احباب جماعت کے سامنے بار بار اس تحریک کو پیش کر کے وعدہ جات اور رقوم جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

دہلی میں احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی اطلاع اور خصوصی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہمارے ملک بھارت کے دار الحکومت دہلی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان ایک مرکزی شہر کے شایانِ شان احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کروا رہی ہے جس کی تعمیر کے لئے اندازاً اخراجات چالیس لاکھ روپے ہے۔ چند لاکھ کے اخراجات سے پہلے ہی اس کے لئے زمین خرید کر چار دیواری بنائی جا چکی ہے۔ مساجد کی تعمیر اور پھر ایسی اہمیت کی مسجد کی تعمیر کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ثواب ہے اُس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر اس غیر معمولی اہمیت رکھنے والی مسجد کا ذکر آنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مسجد کے چندہ کی اپیل کو بھی REVIVE کریں۔ اور ہندوستان کی جماعتوں اور احباب کو توجہ دلائیں کہ یہ بہت ہی قابلِ شرم بات ہوگی اگر ہم اس مسجد کے لئے بھی بیرونی جماعتوں کی امداد کا سہارا ڈھونڈیں۔"

سو بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب خصوصیت سے صاحبِ استطاعت افراد کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ جب تک اس مسجد اور مشن ہاؤس کے ذریعہ سعید روحیں ہدایت پاتی رہیں گی اس کا ثواب اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو بھی پہنچتا رہے گا اور اس کے ذریعہ ہدایت پانے والوں کی نسل در نسل کے نیک اعمال کے ثواب میں بھی وہ حصہ دار رہیں گے۔

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ مؤثر رنگ میں اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدہ جات اور وصولیوں کی فہرستیں نظارت ہذا کو ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

"تحریک بحالی و توسیع مساجد"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ارتبوک ۱۳۶۶ہش / ۱۹۸۷ء جماعت احمدیہ کے خلاف کی جا رہی عالمی مخالفانہ کوششوں اور اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ کی طرف سے برستے ہوئے بے شمار فضلوں و رحمتوں کی بارش اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

مخالفین کی جانب سے جس قسم کے دُکھ دینے کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ اس کی مناسبت سے جوابی کارروائی کے طور پر اسی قسم کی نیکیاں عالمی سطح پر بجا لانی چاہئیں اگر مساجد توڑی اور برباد کی جارہی ہیں تو مساجد بننی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے احباب جماعت کے سامنے "بحالی و توسیع مساجد" کی مالی تحریک پیش فرمائی ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا ہے۔

"ہمیں اس کے ردِ عمل کے طور پر دو طرح سے ساری دنیا میں اپنی بعض نیکیوں کو خصوصیت سے آگے بڑھانا چاہیئے۔ مسجد سے تعلق کو بڑھانا چاہیئے۔ جہاں جہاں مساجد ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی نصیحت کی تھی ان کی زینت کی طرف اور ان کی صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جہاں جہاں مساجد نہیں ہیں اور جماعتیں ہیں خواہ چھوٹی ہی ہوں وہاں مساجد بننی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو اطلاعیں مل رہی ہیں گذشتہ چند مہینوں میں خدا کے فضل سے جماعت کی مسجدوں کی طرف غیر معمولی توجہ ہوئی ہے مساجد بن رہی ہیں۔ لیکن چونکہ مسجدوں پر خصوصیت سے حملہ ہے اس لئے ہمیں اور زیادہ تیزی کے ساتھ مساجد بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر بڑی مسجد نہیں بنا سکتے تو چھونپڑی والی مسجد بنا لیں۔ مسجدوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کرنے کی ضرورت ہے ..... میں اپنی طرف سے ان مساجد کی تعمیر کے لئے جن پر دشمن حملہ کرتا ہے ایک ہزار پونڈ کا وعدہ پیش کر چکا ہوں"۔ (اخبار بدر ۲۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

احباب کرام۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ اس وقت جس ابتلاء کے دور سے گذر رہی ہے۔ اس کے بالمقابل جماعت کو نیکیوں میں اپنے قدم تیز تر کرنے چاہئیں۔ مساجد کی تعمیر و توسیع بھی غلبۂ اسلام کو قریب تر کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کوشش ہے۔ لہٰذا احباب جماعت پیش نظر تحریک "بیرون مساجد" کی مد میں اپنے عطیات محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔

جملہ سیکرٹریان مال۔ صدر صاحبان و امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ ہر احمدی فرد کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ان کے وعدہ جات نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا ہے کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت و عہدیداران مال کو اب ان بقیہ چند ایام میں فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابلِ ترسیل ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی رقم وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو تیز کر کے تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تصحیح

بدر مجریہ ۱۲ نومبر کے صفحہ ۹ پر شائع شدہ اعلان نکاح عزیزہ میں لڑکی کا نام سہواً کتابت سے "ممتاز احمد صدیقی" کی بجائے "ممتازہ احمد صدیقہ" لکھا گیا ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پرچہ جات میں درستی فرمالیں۔

(ایڈیٹر)

قرآن مجید کا ہندی ترجمہ شائع ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے بابرکت دور میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہندی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ ترجمہ سلیس ہندی زبان میں کیا گیا ہے۔ اس کی طباعت بہت عمدہ کاغذ قرآن پیپر پر کرائی گئی ہے۔

یہ مقدس کتاب ۲۰×۳۰/۸ کے سائز پر اندازاً ۱۴۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جلد بھی نہایت خوبصورت اور مضبوط بنوائی گئی ہے۔

اس قدر خوبیوں کی حامل اس مقدس کتاب کا ہدیہ صرف -/۱۰۰ روپیہ رکھا گیا ہے۔ پانچ نسخے خریدنے والوں اور تاجران کتب کو ۳۳٪ کمیشن دیا جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صوبجات آندھرا، یوپی اور کرناٹک کیلئے ضروری اعلان

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل صوبہ جات کے لئے صوبائی صدر مقرر کی گئی ہیں۔ ہر صوبہ کی لجنات تعاون کریں۔

صوبہ آندھرا۔ صوبائی صدر محترمہ ناظم النساء صاحبہ نائب محترمہ امۃ المنیر صاحبہ حیدر آباد۔ جنرل سیکرٹری محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ سکندر آباد۔ محمودہ رشید صاحبہ حیدر آباد۔

صوبہ یوپی۔ صوبائی صدر محترمہ امۃ الباری صاحبہ شاہجہانپور

صوبہ کرناٹک۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ یادگیر۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

منظوری قائدین

مندرجہ ذیل مجالس میں قائدین کی نومبر ۱۹۸۷ء تا اکتوبر ۱۹۸۹ء عرصہ دو سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

(۱) مکرم ایچ سلیمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کادیشری۔
(۲) " ٹی کے رفیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ۔
(۳) " بی۔ اے قاسم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ۔
(۴) " شرافت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھی مائیکہ۔
(۵) " عبدالحمید کریم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ۔
(۶) " ڈاکٹر فیروز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سری نگر۔
(۷) " کے کے محمد جلال الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سالی کٹ۔
(۸) " ایم۔ پی نثار احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوڈال۔
(۹) " ٹی۔ ایم عمر فاروق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئمباٹور
(۱۰) " سی کے قمر الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی۔
(۱۱) " ناصر احمد صاحب صدیق قائد مجلس خدام الاحمدیہ موگرال
(۱۲) " پی۔ اے شبیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ تیلی چری
(۱۳) " سی۔ ایچ عبدالشکور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

چندہ مشکوٰۃ کی شرح میں اضافہ

قارئین مشکوٰۃ کو اطلاع کیا جاتا ہے کہ چونکہ ڈاک، سٹیشنری کاغذ اور کتابت کے نرخوں میں غیر معمولی اضافہ ہو جانے کے باعث جنوری ۱۹۸۸ء سے مشکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کیا گیا ہے چنانچہ آئندہ سے شرح بتفصیل ذیل ہوگی
(۱) سالانہ چندہ برائے خریداران بھارت -/۲۰ روپے۔ (۲) سالانہ چندہ برائے خریداران بیرون -/۹۰ روپے۔ امید ہے کہ قارئین مشکوٰۃ اس کے مطابق چندہ مشکوٰۃ روانہ فرمائیں گے۔

مینیجر مشکوٰۃ قادیان

آگرہ میں عارضی قیام کی سہولت

ہندوستان کے مشہور تاریخی شہر آگرہ میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہمارے مخلص احمدی بھائی مکرم ضمیر الاسلام صاحب نے پیشکش کی ہے کہ ایسے احمدی احباب و خواتین جو سیر و تفریح یا کاروباری اغراض سے آگرہ آنا چاہیں وہ عارضی طور پر ہوٹل یا سرائے میں قیام کرنے کی بجائے بخوشی اُن کے ذاتی مکان (نمبر ۳۳ واقع محلہ ٹیلہ جوشیاں) میں قیام کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ آگرہ فورٹ سے سیدھی گلی ہوتے ہوئے سیدھی سڑک محلہ ٹیلہ جوشیاں کو جاتی ہے۔

امید ہے کہ احباب اس سہولت سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

خاکسار جلال الدین قمر معلم انچارج ساندھن

اعلیٰ کامیابی

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید مجید عالم صاحب ایم۔ اے صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی (بہار) کو بتاریخ ۲۰-۱-۸۷ پی ایچ ڈی کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس امتحان کے لئے موصوف کے مقالے کا موضوع "اُردو تنقید نگاری کے مختلف دبستان اور ادب پر اُن کا اثر" تھا۔ اب موصوف کی ترقی لیکچرار سے ریڈر کے عہدہ پر ہو گئی ہے۔ یہ ترقی انہیں یکم فروری ۱۹۸۵ء سے دی گئی ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے بطور شکرانہ مبلغ پچیس روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم سید صاحب موصوف کے اس اعزاز کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ — (ایڈیٹر)

مدراس میں ایک احمدی بچی کو اعزاز

مورخہ ۱۲/۱۰/۸۷ کو مدراس کی مرکزی میلاد النبی کمیٹی کی طرف سے شہر کے تمام مسلم گرلز سکولوں کے لئے ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں شریک ہونے والی ۵۰ بچیوں میں ایک احمدی بچی عزیزہ سیدہ شاہدہ خاتون سلمہا بنت مکرم سید منصور احمد صاحب انعام اوّل کی حقدار قرار پائیں۔

اسی طرح مورخہ ۲۱/۱۱/۸۷ کو JAWAHAR LAL NEHRU CHILDREN CLUB کے زیر اہتمام روسی سفارتخانہ کی طرف سے جواہر لال نہرو اور روس کی دوستی کے موضوع سے ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ اس میں شریک سینکڑوں بچوں اور بچیوں میں اسی بچی کو تیسرا انعام حاصل ہوا۔ دونوں تقریریں انگریزی میں ہوئیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ہونہار بچی کے یہ اعزازات ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور اسے سلسلہ کی مخلص خدمت گزار بنا دے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

بدر کی اشاعت اور مالی اعانت آپ کا جماعتی فریضہ ہے

(مینیجر)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE {275475

RESI {273903} CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے (الہام حضرت مسیح موعود)

THE JANTA PHONE -279203

CARD BOARD BOX MFG - CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTANETIVE PRINTERS

15 PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر ٭ کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT.

PLOT NO-6-GROUND FLOOR

OLD CHAKALA-OPP-CIGARETTE HOUSE

ANDHERI (EAST)

PHONE {OFFICE :- 6348179 / RESI :- 629389} BOMBAY-400099

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے

الرؤف جیولرز

۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۰۹۶۰۶

تقویٰ کا مقام بہت ہی عظیم الشان ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

آٹو ونگس

AUTOWINGS.

13-SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS. 600004

PHONE {76360 / 74350

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

ہمہ پرابیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 29

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SH. GULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR BHADRAK, DISTT. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

گولڈن الیکٹرانکس	احمد الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)	کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS. BOOKSELLERS. & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE - 670001 - PHONE - 4493

HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE NO - 12

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔

SAIRA Traders

WHOLE SAIL IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS.

SHOE MARKET. NAYAPUL HYDERABAD, 500002

PHONE NO. 522860

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۱)

"الائیڈ گلو پروڈکٹس"

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۲/۴/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر: ۴۲۹۱۶

"تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے!"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد پنجم)

NIR ®

CALCUTTA-16

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!